اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی

بنام

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

سے سوال جواب

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کئے گئے سوالات کے مختصر مگر جامع جوابات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر عِلم وحکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما! اے عَظمت اور بزرگی والے! (مُستَطرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)

طالبِ غمِ مدینہ بقیع و مغفرت

۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شَخْص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نَفْع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس عِلْم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال، جواب

(إظهار الحق الجلي)

از :

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش:-

المدينة العلمية

E.Mail:ilmia@dawateislami.net

بسم الله الرحمن الرحیم

کتبِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ولیِ نِعمت، میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بے مثال ذہانت و فطانت، کمال دَرَجہ فَقاہت اور قدیم و جدید عُلُوم میں کامل دَسترس و مُہارت رکھتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً ایک ہزار کُتُب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پچپن سے زائد عُلوم و فُنُون میں تبحُّرِ علمی پر دالّ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن قلمی کاوشوں کو بینَ الاقوامی شُہرت حاصل ہوئی اُن میں کنزالایمان، حدائقِ بخشش اور فتاوٰی رضویّہ (تخریج شدہ تادمِ تحریر ۲۷ جلدیں) بھی شامل ہیں، آخر الذّ کر تو عُلوم و فُنُون کا ایسا بَحرِ بیکراں ہے جو بے شمار و مُستند مسائل اور تحقیقاتِ نادِرہ کو اپنے اندر سَموئے ہوئے ہے، جسے پڑھ کر قدردان انسان بے ساختہ پُکار اٹھتا ہے کہ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مُجتہدانہ بصیرت کا پَرتَو ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُتُب رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جُملہ تصانیف کا حسبِ استطاعت ضَرور مطالَعہ کرے۔

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی''

نیکی کی دعوت ، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کوبحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**''بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

المدینة العلمیة کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس علمی ،تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں ۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیرکو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں مدفن نصیب فرمائے ۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت،عظیم البرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجددِ دین و ملت،الشّاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ایک ایسی شخصیت ہیں جو کسی تعارف کی محتاج نہیں، ایک ایسی جلیل القدر ہستی کہ جن کے فہم و فراست و علمی جلالت کو اپنے تو اپنے ،غیروں نے بھی تسلیم کیا۔

ایسی یگانۂ روزگار ہستی کہ جسے تقریبا پچپن(۵۵) سے زائد علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی،کسی بھی شعبہ ہائے زندگی خواہ تحریری ہو یا تقریری،علمی ہو یا ادبی، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی شخصیت نہ صرف یہ کہ دنیائے سنّیت کے لئے مشعل راہ ہے بلکہ غیروں اور بدمذہبوں کے لئے ہدایت کے ایک روشن منارے کی حیثیت رکھتی ہے۔

اعلیٰ حضرت تقریبا ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف بھی ہیں، ان کے افکار و خیالات نے جب کبھی الفاظ کا جامہ پہنا ان کے قلم نورِفزا نے علم وادب کی روش پر ایسے خوشنما و خوش رنگ گل بوٹے کھلا دیئے ہیں کہ جن کی مہک سے کل عالم تا ابد معطر رہے گا۔

جب یہ نور برساتا قلم شاعری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو ''حدائق بخشش'' کے نام سے ایک ایسا دیوان ترتیب پاتا ہے جس کا ہر ہر شعر اپنے اندر عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ لئے ہوئے ہے۔

جب اسی قلمِ نور سے افتاء نویسی کا کام ہوتا ہے تو ''فتاوٰی رضویہ'' کے نام سے بارہ(تخریج شدہ ۲۷) جلدوں میں گویا مسائلِ دینیہ کا ایک عظیم سمندر گویا کوزے

میں بند ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

اور جب یہی قلم پُر نور ترجمۂ قرآن کا عزم باندھتا ہے تو گویا کوثر و تسنیم میں دُھلا ہوا ایک ایسا شاہکار ترجمہ ''کنزالایمان'' کے نام سے تراجمِ قرآن کے اُفق پر اُبھرتا ہے جو نہ صرف حقیقی معنٰی میں ایمان کا کنز(خزانہ) ہے بلکہ مقامِ الوہیت و رسالت کا بہترین محافظ بھی ہے۔

اور جب یہی کلکِ رضا خنجرِ خونخوار، برق بار بن کر گستاخان و شاتمان رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں چلتا ہے تو دشمنوں کے سینوں میں گہرا غار ڈال کر چھوڑتا ہے۔

زیرِنظر رسالہ ''إظهار الحق الجلي''(اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال جواب) درحقیقت غیر مقلّدین کے رد سے متعلق ہے، پوری امّت مسلمہ کا اس بات پر''اجماع'' ہے کہ''تقلید ضروریاتِ دین میں سے ہے''، اور ہر عام مسلمان کا مقلّد ہونا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے، اورتمام مسلمان کم وبیش ایک ہزار سال سے بھی زائد عرصے سے تقلید کے قائل چلے آرہے ہیں، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے زمانہ میں ایک ایسے فتنے نے سر اُٹھانا شروع کیا جوخود کو''اہل حدیث'' کہتے تھے، اس فرقے نے تقلید کا انکار کیا اور عوام میں اس بات کا پرچار کیا کہ'' قرآن و حدیث سمجھنے اوراس پر عمل کرنے کے لئے کسی امام یا مجتہد کی تقلید ضروری نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل سے نوازا ہے اور وہ اپنی فہم وفراست اور عقل کی بنیاد پر قرآن و حدیث کو سمجھنے اور اس سے مسائل استنباط کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے''، نتیجۃً ہر شخص دینی احکام کو اپنی عقل کے تابع کرنے لگا، جس سے اُمّت میں

انتشار پیدا ہوا اور تفرقہ بازی کی ہوا چل نکلی،اس سلسلے میں مرکزی کردار مولوی اسماعیل دہلوی نے ادا کیا،جس نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں ترکِ تقلید کی ترغیب دی ۔قولاً اور فعلاً عوام کو یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ قرآن وحدیث سمجھنے کے لئے کوئی خاص علم درکار نہیں ۔اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بروقت اس فتنہ کی سرکوبی فرمائی اور اپنی تحریر کے ذریعے مسلمانوں کو اس فرقۂ باطلہ سے خبردار کیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردِّ غیر مقلدین پرکئی رسائل تصانیف فرمائے۔جو سب کے سب اس موجیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہیں جو اپنی زد میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔اس رضوی خنجر خوں خوار کے آگے جب غیر مقلّدین کو اپنی موت یقینی نظر آنے لگی تو انہوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف انگریزی کورٹ میں مقدمہ کردیا،جب اس کیس کے سلسلے میں مزید پیش رفت ہوئی تو مجسٹریٹ کی جانب سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کورٹ میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا۔چونکہ امامِ اہل سنّت ،اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگریزی گورنمنٹ کی کورٹس میں حاضر ہونا،خلافِ شرع سمجھتے تھے،اس لئے آپ وہاں نہ گئے،اس پر مجسٹریٹ کی نمائندہ ٹیم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ، غیر مقلّدین اور دیگر عنوانات سے متعلق چند سوالات کیے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوش اسلوبی سے اپنے مؤقف کا اظہار کیا اور نہایت مختصر مگر جامع انداز میں مدلل ومسکت جوابات ارشاد فرمائے۔

سوال وجواب کے اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے

لئے لفظ ''مُظْہِر'' استعمال فرمایا ہے۔ یہ رسالہ صرف امام اہل سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ملفوظات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ بیش بہا معلومات کا خزانہ بھی ہے۔ نیز دورانِ مطالعہ آپ پر یہ انکشافات حیرانگی کا باعث ہوں گے کہ غیر مقلّدین نے کس طرح اپنی خواہشات کے مطابق نہایت اہم کتب میں قطع و برید سے کام لیا ہے۔

الحمدلِلّٰہ علٰی احسانہٖ! عالم اسلام میں مجلس: ''المدینۃ العلمیۃ'' ہی کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس نے اس رسالہ پر نہایت عرق ریزی اور باریک بینی سے تخریج وحواشی کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا، جس سے اسکی افادیت واہمیت میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ عوام النّاس کے لئے یہ رسالہ بالعموم اور اہلِ علم حضرات کے لئے بالخصوص اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کے ذوقِ مطالعہ کے معیار کا خیال کرتے ہوئے دورانِ کمپوزنگ کاماز، کالن، سیمی کالن اور بریکٹ وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں، نیز پروف ریڈنگ کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے، قارئین کی سہولت کے لئے قرآنی آیات واحادیث اور عربی عبارات کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی ومتعلقہ امور کو بھی حواشی میں لکھ دیا گیا ہے تاکہ مکمل بات سمجھنے میں آسانی رہے۔ نیز ان عبارتوں کے ساتھ ساتھ تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ علماء کرام کو اصل ماخذ سے رجوع کرنے میں اپنا قیمتی وقت صرف نہ کرنا پڑے۔ اس سلسلے میں حواشی وتخریج کی خدمات مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی اور مولانا محمد یونس علی عطاری المدنی نے انجام دی ہیں، جبکہ مولانا عبدالرّزاق العطاری المدنی نے اس پر نظر ثانی فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں یہ رسالہ اس حوالے سے بھی امتیازی حیثیت کا حامل ہے کہ امیرِ اہل سنّت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال، محمّد الیاس عطار قادری،

رضوی،ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے، امامِ اہل سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بذاتِ خود اس کا اردو نام ''اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال، جواب'' تجویز فرمایا ہے، جو یقیناً اسم بامسمّٰی ہے۔یاد رہے کہ ''المدينة العلمية'' کا قیام امیرِ اہل سنّت دامت برکاتہم العالیہ ہی کی انقلابی سوچ کا نتیجہ ہے۔جو ''دعوتِ اسلامی'' کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے زیرِ اہتمام کامیابی سے اپنی منزل کی جانب گامزن ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے روز افزوں ترقی نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مجلس:المدينة العلمية (شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الکریم

نقل اظہار حضور پُرنور، مرشد برحق، امام اہلسنّت، مجدد دین وملّت سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالمصطفٰے احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہ جانب مدعاعلیہم بمقدمہ نمبر ۲۸ ۱۹۰۲ء حاجی الٰہی بخش وغیرہ مدعیان بنام ابوالبرکات وغیرہ مدعاعلیہم محکمہ صاحب جج بہادر شہرآرہ نسبت مسجد ڈومرادل، منفصلہ ۱۷ جون ۱۹۰۳ء جو بذریعہ بند کمیشن کے ہوا۔

مسمّٰی بنام تاریخی ''إظهار الحق الجلي'' ۱۳۲۰ھ۔

سوالاتِ چیف جانبِ مدعاعلیہم مع جواب

سوال نمبر ۱:۔ نام، عمر، سکونت، پیشہ ؟

جواب:۔ مُظہر [1] کا نام مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب ولد حضرت مولانا مولوی نقی علی خاں صاحب، عمر ۴۸ سال، پیشہ زمینداری۔

سوال نمبر ۲:۔ آپ تمام علوم دینیات سے پوری طور پر واقفیت رکھتے ہیں ؟

جواب:۔ میں آبا واجداد سے علوم دین کا خادم ہوں ۔ چوہتر (74) سال سے میرے یہاں سے فتوٰی جاری ہے ۔ تمام ہندوستان اور کشمیر اور برما سے مسائل کے سوالات آتے ہیں ۔ ابھی چین سے چودہ مسئلے دریافت کیے ہیں، چنانچہ لفافہ مرسلہ

۱۔ بیان کرنے والا۔ یہاں مراد اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن ہیں۔

چین داخل کرتا ہوں۔

سوال نمبر۳: آپ کا مذہب کیا ہے؟

جواب: مسلمان سُنّی مقلّد۔

سوال نمبر۴: ہندوستان کے عام سنی مسلمانوں کا کیا مذہب ہے؟

جواب: یہی مذہب ہے جو میرا مذہب ہے۔

سوال نمبر۵: غیر مقلّد جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں ہندوستان میں کب ظاہر ہوئے؟

جواب: ان کو پیدا ہوئے ابھی سو برس نہیں گزرے، ۱۲۳۳ھ میں دہلی کے ایک شخص اسمٰعیل نے یہ نیا مذہب نکالا [1] اور ہندوستان کو دارالحرب بتا کر جہاد کا جھنڈا

۱۔صدر الشّریعہ بدرالطّریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اس نئے مذہب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ''یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوھاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصًا حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے ،علماء کو قتل کیا ، صحابہ کرام وآئمہ علماء وشہدا کی قبریں کھود ڈالیں ، روضۂ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی ''بڑا بت'' اور طرح طرح کے ظلم کئے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد (موجودہ نام ''ریاض'') سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا، وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا ،علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ نے اسے خارجی بتایا، اس عبدالوھاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام توحید رکھا، اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر ،مشرک ہے یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمان پر حکمِ شرک وکفر لگایا کرتے اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ (ملخص از:۔ بہار شریعت ،جہیز ایڈیشن حصہ اول ص ۵۵۔۵۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

قائم کیا(۱)۔

۱۔کسی بھی دار السلام کے دار الحرب ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں احکامِ شرک اعلانیہ جاری ہوں اور اسلامی شعائر واحکام مطلقاً جاری نہ ہوں جبکہ ہندوستان میں ایسا ہرگز نہیں بلکہ مسلمانوں کو ہر طرح کی آزادی حاصل تھی اور ہے۔لیکن اسماعیل دہلوی نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جہاد کا نعرہ بلند کیا جبکہ اس کے پسِ پردہ مقاصد کا حصول ''سستی شہرت اور سود کا جائز'' ہونا تھا کیونکہ شریعتِ مطہرہ کے اصول کے مطابق اگر کوئی مسلمان دارالحرب میں ہے تو اسے کفار سے زیادتی بلاعوض حاصل کرنا جائز ہے،مسلمان کے لئے وہ ہرگز سود میں شمار نہ ہوگا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ایک مستقل رسالہ ''اِعـــلام الأعـلام بأن هندوستان دار السلام'' (یعنی بلاشک وشبہ ہندوستان دارالسلام ہے) تحریر فرمایا جوکہ فتاوٰی رضویہ(جدید) کی چودھویں جلد میں موجود ہے۔دارالحرب میں رہنے والے مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ اگر ان کو قدرت واستطاعت ہوتو وہ ہجرت کر کے دارالسلام جائیں تا کہ ان کو احکامِ شریعت پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔مذکورہ بالا رسالہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اسماعیل دہلوی کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ہندوستان دارالحرب ہے تو یہاں سے ہجرت کیوں نہیں کر جاتے جبکہ انگریز گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی روک ٹوک بھی نہیں۔ ہندوستان کے دارالحرب نہ ہونے پر مزید دلائل دیتے ہوئے'' فصول عمادیہ'' کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ''دارالسلام میں جب تک کچھ بھی احکامِ اسلام باقی رہیں وہ دارالحرب نہ بنے گا اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہوجائے'' جبکہ اس کے برعکس صاحبِ درمختار کی ''المنتقٰی'' سے لکھا''کہ دارالحرب میں بعض اسلامی احکام نافذ ہوجائیں تو وہ دارالسلام بن جاتا ہے'' مزید برآں یہ کہ کسی ایسی جگہ پر'' جہاں احکام شرک واحکام اسلام دونوں نافذ ہوں (جیسا کہ فی الوقت تقریبًا پوری دنیامیں ایسا ہی ہے) تو وہ دارالحرب نہیں ہوگا''(ملخص از'' فتاوٰی رضویہ'' (جدید)،ج۱۴،ص۱۰۵تا۱۰۹،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال نمبر ٦: اس سے پہلے سینّوں میں ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے اور سلاطین کس مذہب پر تھے ؟

جواب: تمام مسلمان رعایا و سلاطین سب مقلّد، سنّی حنفی تھے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے حنفی مذہب کو اس ملک کے سنّی مسلمانوں کا مذہب مان کر اسی مذہب کی کتابیں ''ھدایہ، قاضی خاں، عالمگیری، درمختار'' انگریزی میں ترجمہ کرائیں اور انہیں کتابوں پر مقدمات فیصل ہوتے ہیں۔ غیر مقلّد کی کوئی کتاب نہ ترجمہ ہوئی اور نہ اس پر فیصلہ ہوا۔

سوال نمبر ٧: سلطنت کی حالتِ قوت میں یہ فرقۂ غیر مقلّدین پیدا ہوا یا کب اور نکل کر اپنا نام کیا رکھا ؟

جواب: یہ فرقہ، ضعف سلطنت میں پیدا ہوا۔ اپنا نام موحد و محمدی و عامل بالحدیث رکھا اور اہلسنّت نے عرب و عجم میں ان کا نام وہابی اور غیر مقلّد [۱] اور لامذہب رکھا انھوں نے اہلسنّت ہونے کا دعوٰی کیا۔ مگر عرب و عجم کے اہلسنّت نے ان کو ''اہلِ بدعت'' جانا۔

ا۔ جو کسی کے پیروکار نہ ہوں۔ مقلد کا معنی پٹہ ڈالنے یا اطاعت کرنے کے ہیں۔ آئمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی فقہ پر عمل کرنے والوں کو بالترتیب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مقلّد کہتے ہیں۔ اجماع امّت کی رو سے جو شخص ان چاروں آئمہ میں سے کسی ایک کا بھی مقلّد نہیں وہ گمراہ و بددین ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر ''الفضل الموھبی''، المعروف رد غیر مقلدین۔

سوال نمبر ۸ :اس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علمائے اہلسنّت نے اس کی تردید کی یانہیں اور علمائے حرمین شریفین سے فتاوٰی اس مذہب کے بطلان پر آئے یا نہیں ؟

جواب: ہاں۔

سوال نمبر ۹:اس فرقۂ جدیدہ کا فتنہ، ہندوستان میں دفعتًا پھیلا یا آہستہ آہستہ اور ہر جگہ اور ہر مقام میں اس کی کثرت ہوئی یا کیا ؟

جواب :اس کا فتنہ بتدریج پھیلا۔ بہت جگہ ابھی تک ان کا نام ونشان نہیں اور بعض جگہ چندسال سے گنتی کے لوگ اس مذہب کے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰: غیر مقلّدین، اہلسنّت میں داخل ہیں یا مبتدع (۱) ہیں اور مبتدع ہیں تو کس دلیل سے ؟

جواب: غیر مقلّدین مبتدع، گمراہ ہیں۔علمائے عرب وعجم کا اس پر اتفاق ہے۔ دیکھو عرب شریف کا فتوٰی،''فتاوی الحرمین''(۲) جس پر علمائے مکہ و مدینہ کی مُہریں ہیں

۱۔دین میں نئی بات نکالنے والا ،بدعت کرنے والا

۲۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''اکابرین دیوبند'' رشیداحمد گنگوہی ، قاسم نانوتوی،خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی علیہم ماعلیہم کو ان کی کفریہ عبارات پر مطلع فرمایااور ان سے توبہ نامہ شائع کرنے کا مطالبہ فرمایالیکن انھوں نے توبہ کرنے کے بجائے حسبِ سابق ان کفریہ عبارات پر مشتمل کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا،اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہر علمی میدان میں ان کفریہ عبارات کوچیلنج کیا اور مقابلے کی دعوت دی لیکن ''اکابرینِ دیوبند'' کی طرف سے کسی قسم کی پیش رفت نہ ہوئی۔جن کتابوں میں یہ کفریہ عبارات شائع ہوئیں ان کے نام یہ ہیں (i)تحذیر النّاس (ii)براہینِ قاطعہ ،(iii)حفظ الایمان ۔یہ کتب آج بھی اسی طرح ان کفریہ عبارات کے ساتھ =

اور کتاب ''فتح المبین'' اور ''جامع الشواھد'' جن پر عرب و ہند کے بہت سے علماء کی مہریں ہیں اور ''طحطاوی حاشیہ درمختار''[۱] میں ان کے بدعتی ہونے کی تصریح ہے۔

سوال نمبر ۱۱: فرقہ غیر مقلّدین کیوں کر مذاہب اربعہ[۲] اہلسنّت و جماعت سے خارج ہیں جو بدعتی اور ناری ہوئے بلکہ وہ تو بلاتعیّن چاروں اماموں کی تقلید کرتے ہیں؟

جواب: یہ غیر مقلّدین کا دھوکہ ہے ان کے یہاں تقلید شرک ہے۔ ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خان بھوپالی اسے لکھ گئے ہیں، چاروں اماموں کو حدیث کا مخالف بتاتے ہیں۔ انہیں کی کتاب ''ظفر المبین'' اسی بیان میں ہے، یہ کوئی مسئلہ کسی امام کی تقلید سے نہیں مانتے، اتفاقیہ کوئی موافقت ہو جائے تو دوسری

=ان کے مکتبوں سے شائع ہورہی ہیں اور لوگوں کے ایمان میں خرابی کا باعث بن رہی ہیں۔ بہرحال اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے'' تحذیرالناس'' کی اشاعت کے تیس (30) سال بعد، ''براھینِ قاطعہ'' کی اشاعت کے تقریباً سولہ (16) سال بعد اور ''حفظ الایمان'' کی اشاعت کے قریبًا ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں مذکورہ بالا اشخاص پر ان کفریہ عبارات کی وجہ سے کفر کا فتوی صادر فرمایا جسکی تصدیق ''علمائے حرمین شریفین'' نے فرمائی، انہی تصدیقات کو ''فتاوی حرمین'' کہتے ہیں یہ تصدیقات ''حسام الحرمین'' کے نام سے اردو ترجمہ کے ساتھ مکتبۃ المدینہ (پرانی سبزی منڈی، فیضانِ مدینہ کراچی) پر بآسانی دستیاب ہیں۔

۱۔حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الجهاد، باب البغاة، ج ۲، ص ۴۹۴، المكتبة العربية، كوئٹه

۲۔(i) حنفیہ (ii) شافعیہ (iii) مالکیہ (iv) حنبلیہ

بات ہے اسے اتباع نہیں کہیں گے۔ دیکھو" توضیح و تلویح (۱)"۔

سوال نمبر۱۲: یہ بیان کیجئے کہ غیر مقلّدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنّت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں؟

جواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا، وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح، ان کی کتاب "تحفة المومنین" میں جو اُن کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۱۷ پر صاف لکھا ہے کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں جیسا کہ ان کی "روضہ ندیہ" صفحہ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال نمبر۱۳: قیاس ابوحنیفہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے ؟

جواب: "فتاوٰی عالمگیری (۲)" وغیرہ میں ہے "جو شخص امام ابوحنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے"۔

سوال نمبر۱۴: غیر مقلّدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مقلّدین مصلائے اربعہ (۳) کی نسبت اور نیز قبۂ

۱۔توضیح تلویح، فصل في تقلید الصحابي رضي اللہ عنہ، ج ۲، ص ۴۹۴، ۴۹۳، میر محمد کتب خانہ، کراچی۔

۲۔"الفتاوی العالمکیریة المعروفة "بالفتاوی الھندیه" مطلب موجبات الکفر الخ، ومنھا ما یتعلق بالعلم و العلماء، ج ۲، ص ۲۷۱ المکتبة الرشیدیه کوئٹه۔

۳۔ترکوں کے دَورِ حکومت میں حَرم شریف میں چار مصلّے قائم کئے گئے تھے تاکہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان، اپنی اپنی فقہ کے مطابق مسجدِ حرام شریف میں نماز باجماعت ادا کرسکیں، حنفی مصلّٰی شمالی جانب، شافعی مصلّٰی جنوب مشرقی سمت میں، حنبلی مصلّٰی =

مبارک [1] (حضور صاحب لولاک) صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھا ہے ؟

جواب: ان کے پیشوا صدیق حسن خاں وغیرہ نے شرک و بدعت و مشرک لکھا ہے۔

سوال نمبر ۱۵: نواب صدیق حسن خاں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں ؟

جواب: اپنی کتاب ''انتقاد الرجیح'' کے غالباً صفحہ ۶۲ پر صریح گمراہ بتایا ہے کہ'' انہوں نے جماعت تراویح کو رواج دیا اور خود اسے بدعت کہہ کر اچھا بتایا حالانکہ کوئی بدعت قابل ستائش نہیں، سب گمراہی ہے''۔

سوال نمبر ۱۶: شیخینؓ کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر اہلسنّت کی کیا رائے ہے ؟

جواب: جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت سے آئمہ نے اسے کافر کہا ہے۔ اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بددین ہے [2] دیکھو

= جنوب مغربی اور مالکی مصلّی مغرب کی سمت میں واقع تھا، بعد ازاں نجدی حکومت نے ان مصلّوں کو اٹھوادیا تھا (حدیقہ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ باب وقد سئل بعض العلماء عن ھذہ المقامات الخ، ج ۱، ص ۱۴۶، دار الطباعۃ عامرہ، مصر)

۱۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کا گنبد شریف

۲۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو گالی نکالتا ہے جب تو اس کے کافر ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں اور اگر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین کریمین سے افضل بتائے تو پھر گمراہ ہے فتاوی بزازیہ علیٰ ھامش فتاوی الھندیہ، نوع فیما یتصل بہا ج ۶، ص ۳۱۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ، فتاوٰی رضویہ جدید، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تنویر الابصار، درمختار، فتاویٰ عالمگیری، فتاوی خلاصہ، فتح القدیر، اشباہ و بحرالرائق، غنیۃ[1]، عمودالدریہ وغیرہ۔

سوال نمبر۱۷: ایسا کہنے والے کو احتیاطاً کافر نہ کہیں تو مبتدع کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ضرور مبتدع وگمراہ ہیں۔

سوال نمبر۱۸: حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: اس میں بہت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شافعی نے اگر فرائض وشرائط حنفی کی رعایت نہ کی تو اسکے پیچھے حنفی کی نماز جائز نہیں، دیکھو ''بحرالرائق'' اور ''ردالمحتار''[۲] وغیرہ، اور ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ میں یہ بھی قید لگائی کہ وہ حنفی کے ساتھ تعصب[۳] نہ رکھتا ہو، ورنہ اس کے پیچھے نماز منع ہے[۴]۔

سوال نمبر۱۹: حنفیوں کی نماز، غیر مقلّدین کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے اس لئے کہ غیر مقلّدین اہل ہوا[۵] سے ہیں جس کا بیان ابھی گزرا، اور اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ ''فتح القدیر شرح ہدایہ'' میں ہے

۱۔اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت یا صحابیت کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔ (غنية المستملي،فصل الأولى،باب الإمامة،ص ۵۱۵، سہیل اکیڈمی لاہور)

۲۔ ردّ المحتار على الدرّالمختار، كتاب الصّلاة،مطلب:في الاقتداء بشافعي،ج ۲،ص ۳٦۱، دارالمعرفة،بيروت

۳۔دشمنی،بغض

۴۔الفتاوى العالمكيريه، كتاب الصلاة، الفصل الثالث، الباب الخامس في الإمامة،ج ۱ ص ۸۴،مكتبة رشيديه،سركى روڈ كوئٹه۔

۵۔بدمذہب،بدعتی،خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرنے والوں میں سے ہیں۔

کہ امام محمد، امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت فرماتے ہیں کہ اہل ہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے[1] اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے اور نہ نماز، کہ یہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے ہیں اور کٹورے بھر پانی میں چھ ماشہ پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ، مزہ، بو بدل جائے اس وقت تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلّدین کی کتاب ''فتح المغیث'' صفحہ ۵ اور ''طریقہ محمدیہ'' صفحہ ۶، ۷۔

سوال نمبر ۲۰: کیا حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے اہلسنّت و جماعت غیر مقلّدوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: یہ محض غلط ہے۔

سوال نمبر ۲۱: مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلّدین جب مکہ معظّمہ گئے تھے حاکم مکہ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟

جواب: نذیر حسین دہلوی ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ میں مکہ معظّمہ گئے، وہاں مخبری ہوئی کہ یہ اور ان کا ایک ساتھی سلیمان جونا گڑھی غیر مقلّد ہیں اور مسجد الحرام میں غیر مقلّدین کے مسائل بیان کرتے ہیں، اس پر دوڑ آئی یہ دونوں غیر مقلّد اور ان کے ساتھی گرفتار ہوئے، تین دن حوالات میں رہے پھر دولتِ عثمان نوری پاشا، گورنر ملکِ حجاز کے حضور ان کی پیشی ہوئی وہاں انہوں نے توبہ کی اور حنفی حاکم نے ان سے توبہ نامہ

۱۔ فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۰۴، مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

لکھوالیا، اس وقت رہائی ہوئی۔ یہ خبر میں نے معتبر علماء سے سنی جو اس واقعہ میں موجود تھے۔ پھر مکہ معظّمہ کے چھپے ہوئے اشتہار دیکھے جو وہاں کے مطبع میری میں چھپے تھے،وہ اشتہار پیش کرتا ہوں ۔ پھر دوسرا اشتہار مع ترجمہ وہیں مکہ معظّمہ میں چھپا وہ بھی پیش کرتا ہوں اور اسکے سوا ۱۲۹۵ھ میں کہ مُظْہِرْ (۱) حج کو گیا تھا، قافلہ کی داخلی کعبہ معظّمہ میں تھی، کعبہ معظّمہ کا دروازہ بہت بلند ہے، خادم اوپر بیٹھے لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر داخلی کے لئے کھینچ رہے تھے، ایک مغل کی وضع پر افسر کو بدمذہبی کا شبہ ہوا، جب وہ داخلی کے لئے گیا خادم نے دھمکا دیا، اس کے ساتھ کا ایک غیر مقلّد وہابی سفارش کو بڑھا، اَفسر کے حکم سے اس وہابی کے سر پر خادم نے اس زور سے چپت لگائی کہ تمام مسجد میں آواز پہنچی ہوگی، یہ میری آنکھ کا دیکھا ہوا ہے، یہ لوگ جب جاتے ہیں اپنا مذہب چھپاتے رہتے ہیں ورنہ سزا پاتے ہیں ۔

سوال نمبر۲۲: غیر مقلّدین کے بارے میں ''فتاوی الحرمین'' آپ کے پاس ہیں ؟

جواب :اصل دو فتوے پیش کرتا ہوں، نیز ایک کتاب مطبوعہ بمبئی پیش کرتا ہوں ۔

سوال نمبر۲۳: آپ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ مہریں وہیں کے علماء کی ہیں ؟

جواب : میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو مہریں ان فتووں میں ہیں، وہ وہیں کی ہیں ۔

سوال نمبر۲۴: کیونکر اور کس وجہ سے آپ تصدیق کرتے ہیں ؟

جواب :مُظْہِرْ نے یہ بڑا فتوٰی مکہ معظّمہ بھیجا تھا اور یہ دوسرا فتوٰی میرے دوست مولوی نذیر حسین احمد خاں صاحب مرحوم نے احمد آباد گجرات سے مدینہ شریف کو بھجوایا تھا وہاں کی مہریں ہوکر بذریعہ مولوی عبدالحق صاحب مجاور (یعنی مہاجر) کے، ان کے

---

(۱)یعنی میں، (امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن)

پاس آیااورانھوں نے مجھے بھیجا۔جدہ کالفافہ موجود ہے اوراس میں سلطانی ٹکٹ [1] لگے ہیں پیش کرتاہوں۔بڑا فتوٰی مکہ شریف کی مہریں ہوکر بذریعہ مولانا حاجی عبدالرزاق صاحب ''مطوف کعبہ معظّمہ'' کے،بمبئ مولوی عمرالدین صاحب کواوران کے واسطے سے مجھے پہنچا۔جدہ کالفافہ پیش کرتاہوں اور اس کے ساتھ مولانا حاجی عبدالرزاق صاحب مکی کا یہ خط جوپیش کرتا ہوں، میرے نام آیااور دوسرا خط اورپیش کرتا ہوں۔ یہ سردارعلمائے مکہ معظّمہ مولانا محمدسعید بابصیل نے میرے نام اپنی مہر کے ساتھ مع اسی فتوٰی کے بھیجا۔ اس کی چندسطروں کا خلاصہ،ترجمہ یہ ہے:

''کہ یہ خط ہے حضرت اجل [۲] وافضل میرے سرداراور میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا قادری محمدی حنفی کوکہ ان کی سعادت اورجلالت ہمیشہ رہے۔ وہ آداب جوآپ کے رتبہ کے لائق ہیں ہدیہ بھیج کرعرض ہے کہ آپ کا عجالہ [۳] جو آپ نے رافضیوں [۴]،

۱۔حکومتی ٹکٹ ۲۔جلیل القدر، بہت بزرگ ۳۔رسالہ

۴۔رافضی کی جمع روافض ہے،مراداس سے شیعہ حضرات ہیں،یہ انتہائی گستاخ اور بے باک فرقہ ہے،ان لوگوں نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر شرعی احکام کوتوڑ موڑ کراور احادیث میں ردوبدل کرکے اپنی فقہ ایجاد کرلی ہے، ان کے عقائد گمراہ کن اور کفریات پرمبنی ہیں مثلاً''(i)مُردے دوبارہ دنیامیں آئیں گے،(ii)روح دوسرے بدن میں آئے گی (iii)اللہ تعالیٰ کی روح،آئمۂ اہل بیت میں منتقل ہوئی ہے(iv)امام باطن خروج کریں گے(v)امام باطن کے خروج تک امرونہی احکام معطل رہیں گے(vi)حضرت جبریل علیہ السلام سے حضرت علی کے مقابلے میں محمدصلی اللہ علیہ وسلم پروحی لانے میں غلطی ہوئی ہے''(معاذاللہ)انھی کفریہ عقائد کی بناء پران کی تکفیرنہایت ضروری ہے۔یہ لوگ ملّتِ اسلامیہ سے خارج ہیں اورمرتدین کے احکام ان پرلاگوہوں گے۔(ماخوذاز''فتاوی رضویہ''جدید،ج ۱۴،ص ۱۲۸،رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نیچریوں (۱)،

ا۔یہ فرقہ، مولوی اسماعیل دہلوی کے معتقدین ومتبعین کا ایک مخصوص ٹولہ ہے اس کا سنگ بنیاد سرسید احمد خان علی گڑھی نے رکھا تھااس کا مرکز'' علی گڑھ کالج'' قرار پایاموصوف کے معاونین میں سر آغاخان،خواجہ الطاف حسین حالی،علامہ شبلی نعمانی اور مولاناسمیع اللہ خاں دہلوی وغیرہ حضرات تھے۔مذہبی معاملات میں ان کے مشن کو مولوی چراغ علی ،رائٹ آنریبل،سید امیر علی چنسوری،وقارالملک (نواب مشتاق حسین)،محسن الملک (سید مہدی علی خاں)اور ڈپٹی نذیر احمد وغیرہ نے پروان چڑھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ، بلکہ ہمہ وقت نیامذہب گھڑنے اور مقدس اسلام کو ذبح کرنے میں مصروف رہے۔یہ فرقہ،عقیدۂ رسالت اوراحادیث مطہرہ کے خلاف ایک چیلنج ہے۔قرآنی تعلیمات کے علمبردار ہونے کا مدعی لیکن کلام الٰہی کے خلاف پراسرار سازش ہے، دعوٰی مسلمان ہونے کا ہے لیکن ان کے نظریات اسلامی تعلیمات کومسخ کرتے ہیں، نیچری فرقے کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔(i) قرآن کی کوئی آیت یا اس کا حکم کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ۔(ii) اجماع وقیاس حجت شرعی نہیں ۔(iii) تقلید واجب نہیں ۔(iv) شیطان یا ابلیس سے مراد کوئی وجودنہیں بلکہ انسان کے نفسِ امارہ یاقوتِ بہیمیہ کا نام ہے ۔(v) چونکہ خبرِ واحد صدق و کذب کا احتمال رکھتی ہے اس لئے اسلام،خبر احاد کی بناء کئے جانے والے اعتراضات کا جوابدہ نہیں ۔(vi) کفار کی وضع وقطع اختیار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ۔(vii) معراج اور شقِ صدر کے واقعات خواب میں پیش آئے ۔(viii) حضرت آدم علیہ السلام ،ملائکہ اور ابلیس کا جو قصہ قرآن میں ذکر ہوا وہ کسی واقعہ کی خبرنہیں بلکہ ایک تمثیل ہے۔(ix) معجزہ، نبوت کی دلیل نہیں ہوسکتا۔(x) رؤیتِ باری تعالٰی کسی طرح بھی ممکن نہیں ۔(xi) پرامیسری نوٹوں پر سود لینا جائز ہے۔(xii) شہدا زندہ نہیں ہوتے۔(xiii) حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بن باپ کے پیدا ہونا کسی آیت سے ثابت نہیں ۔(xiv) چور کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزا جوقرآن میں بیان ہوئی،ضروری نہیں۔(xv) قرآن میں ذکر کردہ جنّات سے مراد صحرائی لوگ ہیں نہ کہ دیو ،بھوت وغیرہ(ملخص از برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زبانی،جنرل پرنٹرز،لاہور)

وہابیوں (۱)، غیر مقلّدوں (۲) گمراہ فرقوں کے رد کے لئے تالیف کیا، یہاں پہنچا مجھے نہایت پسند آیا اور میں نے اس کے آخر میں وہ لکھ دیا جو اس کے لئے لازم تھا۔ تحریر ۲۲ ربیعُ الاوّل ۱۳۱۷ھ محمد سعید بن بابصیل

مفتیٔ شافعیّہ سردار علمائے مکّہ معظّمہ

۱۔ محمد بن عبدالوھاب نجدی کے ماننے والوں کو وھابی یا نجدی کہتے ہیں اس فرقہ کے لوگ، خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ رکھتے ہیں، ابن عبدالوھاب نجدی نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کو جائز قرار دیا، ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانا بھی جائز کہا۔ سلف صالحین کی شان میں گستاخی وبے ادبی کو اپنا وطیرۂ خاص بنایا، تمام مسلمانانِ عالم کو مشرک قرار دیا اور ان سے ان کے اموال چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب قرار دیا، اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کہا کہ ''وہ مر کر مٹی ہوگئے'' ان کو کچھ خبر نہیں''، ''نبی علیہ السلام کا نماز میں خیال آجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور بیل گدھے کا آئے تو نہیں ٹوٹتی''۔ ''شیطان کا علم' حضور علیہ السلام کے علم سے بڑھ کر ہے''۔ ''خدا جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے'' وغیرہ وغیرہ (ملخص از تاریخ نجد وحجاز از مفتی محمد عبدالقیوم قادری قدس سرہٗ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

۲۔ غیر مقلدیت بھی وہابیت کی ایک شاخ ہے چند عقائد کے علاوہ باقی تمام عقائد میں شریک ہیں اور ان حال کے، اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، غیر مقلدین حضرات نے چاروں مذہبوں سے جدا تمام مسلمانوں سے الگ ایک نئی راہ نکالی ہے کہ تقلید کو حرام وبدعت کہتے ہیں اور آئمہ دین کو گالیاں دیتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ تقلید سے خالی نہیں کیونکہ یہ آئمہ دین کی تقلید تو کرتے نہیں مگر شیطان لعین کے ضرور مقلِد ہیں اسی طرح یہ لوگ قیاس کے بھی منکر ہیں اور حکم شرعی کی رو سے قیاس کا مطلقاً انکار کفر ہے۔

(ملخص از بہار شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ص ۶۱، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

سوال نمبر ۲۵: غیر مقلّدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں؟

جواب: بہت وجہ سے پہنچی ہے، تین وجہیں یہ کہ غیر مقلّدین، اجماع (۱) اور قیاس (۲) اور تقلید (۳) کے مُنکِر ہیں جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے

۱۔اجماع کا لغوی معنی پختہ اور اتفاق ہے اصطلاحِ شرع میں اس کا معنی یہ ہے کہ ہر زمانے کے عادل و مجتہد علماء اہل سنت کا کسی حکم پر متفق ہو جانا، اجماع 'ضروریات دین'' میں سے ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ (ملخص از فتاوی رضویہ، جدید، کتاب السّیر، ج۱۴، ص ۲۸۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

۲۔قیاس کا لغوی معنی: اندازہ لگانا ہے اور اصطلاحِ شرع میں قیاس یہ ہے کہ کسی منصوص علیہ (جس کے بارے میں قرآن پاک یا حدیث شریف میں واضح حکم ہو) کے حکم کو اس معنٰی کی بنیاد پر جو اس حکم کے لیے علّت بنتا ہے غیر منصوص کے لئے ثابت کیا جائے۔مثلاً نص سے ثابت ہے کہ غلاموں کے لئے گھر میں آنے جانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں حرج پیدا ہوتا ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے بلّی کے جھوٹے کو ناپاک قرار نہیں دیا بلکہ مکروہ کہا کیونکہ اس کا بھی گھروں میں آنا جانا ہے۔''فتاوی رضویہ'' میں ہے قیاس حجت شرعی ہے اور اس کا مطلقاً انکار کفر ہے(ملخص از فتاوی رضویہ، جدید، کتاب السّیر ج۱۴،ص۲۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

۳۔تقلید کی دو قسمیں ہیں (i) تقلید محض (ii) تقلید شخصی۔

(i) تقلید محض: (یعنی تقلید مطلق) کو آئمہ کرام نے ضروریاتِ دین میں شمار فرمایا، (انظر فتاوی رضویہ، جدید، کتاب السّیر، ج۱۴،ص۲۹۰۔۲۹۱)، اور ضروریاتِ دین کا منکر مسلمان نہیں، (واللّٰہ أعلم بالصواب و رسولہ أعلم) (ii) تقلید شخصی: یعنی کسی غیر مجتہد شخص کو آئمہ اربعہ، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک امام کی تقلید اس طرح واجب ہے کہ وہ اس امام کے تمام احکام میں اس کا مقلد ہو، مقلد شخص کے لئے کسی مسئلہ میں ایک امام کی تقلید کرنا اور کسی مسئلہ میں دوسرے امام کی تقلید کرنا حرام ہے۔تقلید شخصی کا =

پیشوانواب صدّیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ: ''قیاس باطل واجماع بے اثر آمد''۔
اور ہمارے آئمہ تصریح فرماتے ہیں کہ'' اجماع ،قیاس و تقلید ضروریاتِ دین (۱)

=انکارمکروہ تحریمی اوراس کا منکر گمراہ ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشادفرماتے ہیں کہ''کسی غیر مجتہد (یعنی عام آدمی) کو یہ اختیارنہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلقِ احکامِ فرعیہ مرویہ کتب حدیث پرعمل کرے''(عقائدِ حقہ اہل سنّت وجماعت،صفحہ۱۳،رضا اکیڈمی بمبئی)

ا۔ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہیں، جیسے اللہ عزّ وجل کی وحدانیت، انبیاء(علیہم السلام) کی نبوت، جنت ونار، حشر ونشروغیرہا (بہار شریعت جہیز ایڈیشن،حصہ اول، عقائد کا بیان، ایمان وکفر کا بیان، ج 1 ،ص۴۴ مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی)، مذکورہ مسائل میں سے کسی میں بھی شک وشبہ یا تاویل کی گنجائش ہرگزنہیں، جوشخص ان چیزوں کوتو حق کہے اور ان لفظوں کا اقرار کرے مگر ان کے لئے نئے معنی گھڑے مثلاً یوں کہے کہ جنت ودوزخ وحشر و نشروثواب وعذاب سے ایسے معنی مراد ہیں جو ان کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے یعنی ثواب کے معنی اپنے حسنات (نیکیوں) کو دیکھ کر خوش ہونااور عذاب،اپنے برے اعمال کو دیکھ کرغمگین ہونا ہے یا یہ کہ وہ روحانی لذتیں اور باطنی معنی ہیں، وہ یقیناً کافر ہے کیونکہ ان امور پر قرآن پاک اور حدیث شریف میں کھلے ہوئے ارشادات موجود ہیں۔ یونہی یہ کہنا بھی کفر ہے کہ پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کے سامنے جوکلام،کلامِ الٰہی بتا کر پیش کیا وہ ہرگز کلامِ الٰہی نہیں تھا بلکہ وہ سب انہیں پیغمبرں کے دلوں کے خیالات تھے جوفوارے کے پانی کی طرح ان کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھرانہیں کے دلوں پر نازل ہوگئے ۔

یونہی یہ کہنا کہ نہ دوزخ میں سانپ،بچھواورزنجیریں ہیں ،اور نہ وہ عذاب،جن کا ذکر مسلمانوں میں رائج ہے،نہ دوزخ کا کوئی وجود خارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جوکلفت(تکلیف)روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی اذیت کا اعلیٰ درجہ پر محسوس ہونا اسی کا نام دوزخ اور جہنم ہیں یہ سب کفرقطعی ہے۔یونہی یہ سمجھنا کہ نہ جنت میں میوے ہیں نہ باغ،نہ محل=

سے ہیں''۔ دیکھو''کشف الاسرار''امام عبدالعزیز بخاری[1] مطبع قسطنطنیہ اور ''فصول البدائع'' مطبع استنبول اورمواقف وشرح مواقف اور فواتح وغیرہ، اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھوتنویرالابصاراوردرمختاراورشرح فقہ اکبر اورادلام امام ابن حجراور بحرالرائق اور ردالمحتار[۲] وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے امام اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان وجہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا[۳] اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی

=ہیں ،نہ نہریں ہیں ،نہ حوریں ہیں، نہ غلمان ہیں ،نہ جنت کا کوئی وجو دِخارجی ہے بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جو راحت روح کو ہوئی تھی بس اسی روحانی راحت کا اعلیٰ درجہ پر حاصل ہونا اسی کا نام جنت ہے، یہ بھی قطعًا کفر ہے۔یونہی یہ کہنا کہ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں جن فرشتوں کا ذکر فرمایاہے، نہ ان کا کوئی اصل وجود ہے، نہ ان کا موجود ہونا ممکن ہے ، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق میں جومختلف قسم کی قوتیں رکھی ہیں جیسے پہاڑوں کی سختی ،پانی کی روانی،نباتات کی فراوانی ،بس انہیں قوتوں کا نام فرشتہ ہے، انسان میں جو نیکی کرنے کی قوتیں ہیں بس وہی اس کے فرشتے ہیں یہ بھی بالقطع والیقین کفر ہے۔یونہی جن وشیاطین کے وجود کا انکار اور بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے اور ایسے اقوال کے قائل یقیناً کافر اور اسلامی برادری سے خارج ہیں۔ (ماخوذ از اعتقادالاَحباب فی الجمیل،المعروف دس عقیدے، از اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن،ص ۷۷تاص۸۱،مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

۱۔(انظر التخاریج والدلائل فی الفتاوی الرضویه، جدید، ج ١٤، ص٢٨٨ تا٢٩٣)

۲۔ ''التنویر والدر ورد المحتار''، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶،ص ۳۴۲۔
و''بحر الرائق''، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج۵، ص ۲۰۲۔

۳۔ایضاح الحق (از اسماعیل دہلوی) صفحہ ۳۶،۳۵مطبع فاروقی میں ہے''تنزیہ اوتعالیٰ از زمان ومکان جہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات ہمہ ازقبیل بدعات حقیقہ است''(یعنی=

خاں وفتاوٰی عالمگیری(۱) وغیرہ۔ پانچویں،ان کے امام مذکور نے ''تقویۃ الایمان''(۲)
میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ

=اللہ تعالیٰ کوزمان ومکان وجہت سے پاک جاننا اوراس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت وگمراہی ہے)
صدرالشریعہ،بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشادفرماتے ہیں کہ:''اللہ کا دیدار
بلا کیف ماننا اور زمان ومکان وجہت سے پاک جاننا،تمام اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہےتو اس
قائل (اسماعیل دہلوی)نے تمام پیشوایانِ اہل سنت کو گمراہ وبدعتی قرار دیا،بحرالرائق
،درمختار،عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جومکان ثابت کرے کافر ہے۔
(بہارشریعت جہیزایڈیشن،حصّہ اول،ج ا،ص ۵۵،مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

ا۔الفتاوی العالمکیریہ، کتاب السیر،الباب التاسع في أحکام المرتدین،ومنھا ما یتعلق بذات اللہ تعالیٰ،ج ۲،ص ۲۵۹،المکتبۃ الرشیدیۃ،سرکی روڈ،کوئٹہ۔

۲۔''تقویۃ الایمان''نہایت متنازعہ اور رسوائے زمانہ کتاب ہے،یہ درحقیقت محمد بن عبدالوھاب نجدی کی تصنیف''کتاب التوحید'' کا ایمان سوز ترجمہ ہے جوکہ اسماعیل دہلوی کا سیاہ کارنامہ ہے اس''تقویۃ الایمان'' ہی کی وجہ سے پاک وہند میں نئے نئے فرقوں نے جنم لیا اور لے رہے ہیں اس کی چند ایک عبارتوں کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔(i)جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (ii)حضور علیہ السلام مرکرمٹی میں مل گئے (iii)حدیث شریف میں جس ہوا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا تھا کہ ایک ہوا چلے گی اور سارے مسلمانوں کواٹھالے گی وہ ہوا چل چکی ہے لہٰذا اب دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا (لیکن اس نے یہ نہ سوچا کہ اس صورت میں تو خودبھی کافر ہوگیا)(iv)انبیاء کرام واولیائے عظام کو چوہڑے وچمار سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا کہ ان سے کسی حاجت روائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔(v)رزق میں وسعت ،تندرستوں کو بیمار اور بیماروں کوتندرست کرنا اور مشکل کشائی، یہ سب اللہ کی شان ہے کسی نبی ،ولی یا بھوت ،پری کی=

کفر ہے۔ دیکھو ''شفا شریف'' قاضی عیاض [۱] اور ''سیف المسلول'' امام سبکی وغیرہ۔ چھٹی اسی ''تقویۃ الایمان'' میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مر کر مٹی میں مل جانا [۲] لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ ''کفر'' ہے۔ دیکھو '' شرح مواہب'' علامہ زرقانی، مطبع مصر۔ ساتویں یہ کہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلّدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو درمختار و درر وغرر و مجمع الانہر و عالمگیری [۳] و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۶: ایسے مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا ؟

جواب: محض باطل ہے۔ دیکھو شرح فقہ اکبر و فواتح شرح مسلّم، و فتح القدیر شرح ہدایہ [۴] وغیرہ۔

= یہ شان نہیں جو ان کے لیے ایسا تصرف مانے وہ مشرک ہے۔ (vi) حرمِ مدینہ کے ادب واحترام کو شرک قرار دیا (vii) حضور علیہ السلام کے دور میں بھی کافر بتوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی نذر و نیاز کرتے اور منّتیں مانگتے تھے اس لئے وہ مشرک ٹھہرے سو جو آج بھی کوئی کسی کو سفارشی سمجھے یا کسی سے مدد چاہے گو اس کو اللہ کا بندہ سمجھے، ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ (xx) اللہ عزوجل کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں۔ (ملخص از بہار شریعت، حصہ اول، وہابیہ کے عقائد و کفریات)

۱۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر، ج ۲، ص ۲۴۶، عبد التّواب اکیڈمی، ملتان

۲۔ تقویۃ الإیمان، ص ۸۱، شمع بُک ایجنسی، اردو بازار، لاہور

۳۔ الفتاوٰی العالمگیریۃ

۴۔ فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۰۴، مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

سوال نمبر ۲۷: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے کہ نہیں اور مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہے کہ نہیں؟

جواب: فاسق ہے ''صحیح بخاری شریف'' میں اس کی حدیث [۱] ہے۔

سوال نمبر ۲۸: بدعتی و فاسق کی امامت مکروہ وممنوع ہے یا نہیں۔ اس کی کیا سندیں ہیں ؟

جواب: ہاں مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی درمختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زیلعی اور ردالمحتار اور غنیۃ [۲] اور صغیری اور فتح المبین وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۹: لامذہبی فسق ہے یا نہیں ؟

جواب: لامذہبی ہر فسق سے بدتر فسق ہے کہ یہ بدمذہبی ہے۔ دیکھو ''غنیۃ'' [۳]۔ طبع قسطنطنیہ۔

سوال نمبر ۳۰: امام بنانا دینی تعظیم ہے کہ نہیں ؟ اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں۔ دیکھو ردالمحتار اور فتح وطحطاوی [۴] اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف

۱۔ صحيح البخاري كتاب الإيمان، باب خوف المؤمن من أن يحبط ألخ، ج ۱، ص ۳۰، رقم الحديث: ۴۸، دار الكتب العلمية، بيروت

۲۔ ردالمحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ج ۱، ص ۶۰۴، دار الفكر، بيروت

۳۔ ''غنية المستملي'' المشتهر بحلبي كبير، فصل الإمامة، بحث: الأولى بالإمامة، ص ۵۱۴، سہیل اکیڈمی لاھور۔

۴۔ ردالمحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة ج ۲، ص ۳۵۵۔۳۵۶، دارالمعرفة، بيروت، لبنان

وغیرہ میں حدیث ہے کہ ''جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بے شک اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی''(۱)۔

سوال نمبر ۳۱: کوئی حدیث صحیح پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع فاسق کی امامت مکروہ و نادرست ہے ؟

جواب: ایک حدیث صحیح جو ابھی گزری اور صحاح ستہ سے سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: لَا یؤمُّ فاجرٌ مومناً إلا أن یقهره بسلطان، یخاف سیفه وسوطه(۲) کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر اس حالت میں کہ وہ اپنی سلطنت کے زور سے اسے دبائے کہ یہ اس کی تلوار اور تازیانے کا خوف رکھتا ہو۔

سوال نمبر ۳۲: جس طرح نماز حنفی کی، شافعی کے پیچھے جائز ہے تو اسی طرح غیر مقلّدوں کے پیچھے کیوں نہیں جائز ہے اگر وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کر لیویں ؟

جواب: شافعیہ اہلسنّت ہیں، ان پر غیر مقلّدوں کا قیاس نہیں ہوسکتا۔ یہیں دیکھئے، حضرت مولانا محمد سعید بابصیل سردار علمائے مکہ معظّمہ شافعی المذہب ہیں انہوں نے اور دیگر مذاہب اہلسنّت کے مفتیان عرب نے ان غیر مقلّدوں کو بالاتفاق ''گمراہ'' لکھا ہے، ابھی میں شافعیہ کی نسبت بھی فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ دے چکا ہوں کہ حنفی

۱۔مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنّة، ص ۳۱، قديمی كتب خانه، آرام باغ، كراچی

۲۔ سنن ابن ماجة، كتاب: إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ج ۲، ص ۵، رقم الحديث: ۱۰۸۱، دار المعرفة، بيروت۔

سے تعصب رکھیں تو ان کے پیچھے بھی نماز منع ہے نہ کہ غیر مقلّدین کہ بد مذہب ہیں اور بد مذہب بھی ایسے جن میں بہت کفریہ بدعتیں ہیں اور حنفیہ سے تعصب اتنا کہ ان کو ''مشرک'' کہتے ہیں۔

سوال نمبر۳۳: بعض عبارات فقہا میں، مثل شامی وغیرہ کے جو مذکور ہے کہ نماز، برّ وفاجر کی اقتدا میں جائز ہے۔علی ھٰذا حدیث ''صلوا خلف کل بِرّ و فاجر''[1] اس جواز سے کیا مراد ہے ؟

جواب: یہ جواز اس معنٰی پر ہے کہ فرض اتر جائے گا، نہ یہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ میں انہیں شامی کے دو اقوال سے بیان کر چکا کہ'' فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے''۔اصل بات یہ ہے کہ نمازِ عام کی امامتِ سلاطین خود کرتے ہیں یا وہ، جسے وہ مقرر کریں اور بعض وقت حُکّام بد مذہب یا فاسق بھی ہوئے، اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا، جو حدیث میں گزرا۔اسی بنا پر یہ حدیث آئی ہے کہ ضرورت کے وقت ان کے پیچھے پڑھ لے۔اور علماء نے فرمایا ہے کہ''یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حدِ کفر تک نہ پہنچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو''۔ دیکھو'' اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ''[2] اور پھر اس حدیث کے نیچے

۱۔حدیث کا ترجمہ: ہر نیک وفاسق کے پیچھے نماز پڑھو(کشف الخفاء،الجزء الثاني،ص ۲۶،رقم الحدیث: ۱۶۰۹،دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲۔أشعة اللمعات، کتاب الصلاۃ ،باب الإمامة،ج ۱،ص ۵۱۷،مکتبۂ رشیدیه،سرکی روڈ ، کوئٹه

صاف لکھ دیا ہے کہ ''ان کے پیچھے نماز مکروہ'' ہے۔ دیکھو ''مرقات شرح مشکٰوۃ''[1]

علاوہ بریں اس حدیث کی صحت میں بھی علمائے محدثین، مثل دار قطنی وغیرہ کو کلام ہے اور اس حدیث کا شروع کا ٹکڑا یہ ہے۔ ''جاھدوا مع کل براً کان أو فاجراً''[2] یعنی ہر سلطان کے ساتھ جہاد کرو چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بادشاہوں کا ذکر ہے۔ مگر غیر مقلّدین اس حدیث پر اپنی خاص غرضوں کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع اور فاسق ہیں مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے اور ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے بھی یہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

سوال نمبر ۳۴: جواز کا اطلاق، مکروہ[3] پر بھی آتا ہے یا نہیں ؟

جواب: آتا ہے، دیکھو! ''ردالمحتار''[4]۔

سوال نمبر ۳۵: مسجد جو اہلسنّت بنائیں، وہ خاص اپنے فرقے کیلئے بناتے ہیں یا عام

۱۔مرقاۃ شرح المشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۳، ص ۲۰۱، رقم الحدیث: ۱۱۲۵، دارالفکر، بیروت۔

۲۔التحقیق في أحادیث الخلاف، لم نجد فیه إلا بلفظ ''وجاھدوا مع کل بر و فاجر''، الحدیث الثالث، طریق ثالث، ج ۱، ص ۴۷۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۳۔مکروہ، فقہ کی ایک اصطلاح کا نام ہے جس کا مطلب ہے ''ناپسندیدہ کام''۔ جواز پر مکروہ کی مثال جیسے طلاق دینا جائز ہے مگر بلا وجہ شرعی ہو تو ''مکروہ'' ہے۔

۴۔ردالمحتار علی الدرالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب: قد یطلق الجائز علی ما لا یمتنع شرعاً ألخ، الجزء الأول، ص ۱۳۰، دار الفکر، بیروت۔

کلمہ گویوں کے واسطے ؟

جواب: خاص اپنے فرقے کیلئے کہ اُن کی مذہبی مسئلہ سے مبتدعوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت ہے دیکھو عرب شریف کا فتاویٰ صفحہ ۸۰[1] جو میں نے داخل کیا ہے۔

سوال نمبر ۳۶: مبتدع کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کے ازروئے شرع کیا دلائل ہیں ؟

جواب: قرآن مجید میں ہے ﴿وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ [2]، اور اگر تجھے بھلا دے شیطان تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ تفسیر احمدی میں ہے کہ ظالموں سے مراد کافر مبتدع اور فاسق سب ہیں ''والقعود مع کلھم ممتنع''[3] یعنی ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

سوال نمبر ۳۷: اور کوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے جس سے مبتدعین کے جنازے کی نماز پڑھنی اور انکے ساتھ نماز پڑھنی منع ہے ؟

جواب: فتاوی الحرمین کے صفحہ ۸۰ پر یہ حدیث ہے۔ ''إن مرضوا فلاتعودوھم و إن ماتوا فلا تشھدوھم''[4] اور یہ حدیث ہے۔''لا تجالسوھم ولا

۱۔فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، فصلِ اوّل، عام بدمذہبوں اور خاص الخ ص۶، ناشر رضا اکیڈمی بمبئی۔ ۲۔ پ ۷، الانعام: ۶۸

۳۔التفسرات الأحمدیة، پ۷، الأنعام: ۶۸، ص۳۸۸، مکتبہ اکرمیہ، محلہ جنگی، عقب، قصّہ خوانی بازار، پشاور۔ ۴۔ کشف الخفاء، الجزء الأول، ص ۳۹۱، رقم الحدیث ۱۴۳۹ دارالکتب العلمیہ، بیروت

تشاربوھم ولا تؤ اکلو ھم ولا تنا کحوھم"(۱) اور یہ حدیث ہے۔ "لاتصلوا علیھم ولا تصلوا معھم"(۲) یعنی مبتدع لوگ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے کو نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ کھانا پینا، شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

سوال نمبر ۳۸: کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں ؟

جواب: مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امّت ہو۔ امّت کے دو معنٰی ہیں۔ **امّتِ دعوت**، جنہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امّت ہیں اور **امّت اجابت**، وہ جنھوں نے بُلا نا قبول کیا اور حق کو پورا مانا، جب امت مطلق بولتے ہیں۔ یہی دوسرے معنٰی مراد ہوتے ہیں۔ اس معنٰی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اس معنٰی میں داخل نہیں ۔ دیکھو "توضیح" امام صدر الشریعہ(۳) اور "تلویح"(۴) امام تفتازانی ۔

۱۔ کتاب الضعفاء، باب الألف ،رقم الحدیث ۱۵٤ ،الجزء الأوّل، ص ۱٤٤، دارالصمیعي السّعودیة ۲۔العلل المتناھیة، کتاب السنة و البدع، باب ذم الرافضة،الجزء الأوّل، ص ۱۲۸ ،دارالکتب العلمیة،بیروت

۳۔صدر الشریعہ سے مراد یہاں عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ ہیں

۴۔التوضیح والتلویح،الرکن الثالث في الإجماع،ج ۲،ص ۵۲۸،میر محمد کتب خانہ کراچی۔

سوال نمبر ۳۹ : کیاسب مسلمان جوامت اجابت ہوں یعنی اہلسنّت ہوں، ان سب کا حق مسجد میں برابر ہے ؟

جواب :ان سب کا حق بھی برابر نہیں ۔ بلکہ جومسجد جس قبیلے کے لئے بنے، اس کا حق اس میں مقدم ہے ۔وہ وقتِ حاجت، اوروں کواس میں نماز پڑھنے سے روک سکتے ہیں ۔ دیکھو درمختار(۱)۔

سوال نمبر۴۰ : کسی وجہ اور کسی مصلحت سے مسلمان کو، جس کا حق مسجد میں تھا، نکال دینا جائز ہے یانہیں؟ اور روکنے والا بموجب آیت شریف﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ﴾الآیۃ(۲) کے، ظالم کہلائے گا یانہیں ؟

جواب : بہت سی صورتوں میں مسلمان کومسجد سے روکنا اور نکال دینا شریعت نے جائز رکھا ہے بلکہ حکم دیاہے، ازاں جملہ لہسن اور کچی پیاز کھانے والا اورحدیث میں ہے ''من وجب سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا''(۳)۔ جوگنجائش پائے اورقربانی نہ کرے ، وہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آئے۔ دیکھو ابن ماجہ۔ فقہ میں حکم ہے کہ موذی شخص کومسجد سے نکال دیا جائے۔جس کے آنے سے برہمی پیدا ہوتی ہے ۔ دیکھواشباہ اور درمختار، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری(۴)اور آیت شریف

۱۔الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلا ة،باب مایفسد الصلاة،ج ۲،ص ۵۲۸،دارالمعرفة،بیروت،

۲ ۔ترجمہ کنزالایمان:اور اس سے بڑھ کرکون ظالم جو اللہ کی مسجدوں کو روکے(پ۱،البقرہ:۱۱۴)

۳۔ ابن ماجة، کتاب الأضاحي،باب: الأضاحي واجبة ألخ، رقم الحديث: ۳۱۲۳،الجزء الثالث ،ص ۵۲۹ ،دارالمعرفة بيروت

۴۔الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلا ة،باب مایفسد=

میں فاسق (۱) بلاوجہ شرعی مسجدوں سے لوگوں کو باز رکھ کرانہیں ویران کردینے کی برائی کا بیان ہے، ورنہ خود اسی آیت میں مفسدوں کی نسبت فرمایا ہے کہ انہیں مسجد میں آنے کا حق نہیں ہے مگر ڈرتے ہوئے (۲)۔

سوال نمبر ۴۱: غیر مقلّدین اگر سنّیوں کی جماعت میں آکر شریک ہوں تو سنّیوں کا کوئی مذہبی حرج ہے؟

جواب: کئی حرج ہیں۔ ایک تو یہ کہ سنّیوں کے مذہبی مسئلے سے ان کے ساتھ نماز منع ہے۔ دیکھو ''فتاویٰ الحرمین'' صفحہ ۸۰ (۳)۔ دوسرے یہ کہ سُنّیوں کو مشرک اور ان کے اماموں کو برا کہتے ہیں، تو نماز میں ان کا پاس ہونا، انہیں غیظ آنے کا باعث ہوتا ہے اور اصل مقصود نماز کہ ذکر الٰہی ہے اس میں خلل پڑتا ہے۔ تیسرے، غیر مقلّدین جب اپنے طریقے سے وضو کریں اور نماز پڑھیں تو ہمارے مذہب میں وہ نماز سے باہر ہیں کیونکہ ان کی نماز اور وضو ٹھیک نہیں اور جو نماز سے باہر ہو اسے نماز کی صفوں میں کھڑا کرنا گناہ ہے۔

سوال نمبر ۴۲: کیا حنفیوں کو استحقاق (۴) اپنے مذہبی مسئلے کی رو سے ہے کہ غیر مقلّدوں کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں؟

جواب: ہاں، کئی وجہ سے استحقاق ہے۔ **اول:** ان کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے کہ جس

=الصلاۃ، ج ۲، ص ۵۲۶، دار المعرفۃ، بیروت

۱۔ اعلانیہ گناہوں میں مبتلا رہنے والا　　　　۲۔ پ ۱، البقرۃ: ۱۱۴

۳۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین، فصلِ اوّل، عام بدمذہبوں اور خاص الخ ص ۶، ناشر رضا اکیڈمی بمبئی　　　　۴۔ حق

کے سبب ملک میں بکثرت فوجداری (۱) کے مقدمے ہوئے اور مچلکوں (۲) وغیرہ تک نوبت پہنچی اور فتنہ کا بند کرنا، عقل وشرع وقانون سب میں واجب ہے۔

دوم: ان کے آنے سے نمازیوں کو نفرت ہوتی ہے اور جو وجہ نفرت ہو مسجد سے روکا جائے گا۔ جیسے جذامی یا وہ جس کا بدن پیپ ہو گیا ہو، حالانکہ ان کا اپنا کوئی قصور بھی نہیں تو بدمذہب بدرجۂ اولٰی روکا جائے گا۔ سوم: اُن کے فتنہ کے خوف سے نمازی مسجد کو چھوڑ بیٹھے تو مسجد ویران ہوئی اور نہ چھوڑا اور فتنہ اٹھے تو جیل، آباد ہوئے۔ مسجدیں یوں بھی ویران ہوئیں اور غم وغصہ کھایا تو نماز خراب ہوئی۔

سوال نمبر۴۳: نصارٰیٔ نجران کا وفد بخدمت حضور سرورعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد شریف میں آنا کس حیثیت سے تھا اور حضور نے منع کیوں نہ فرمایا؟

جواب: نصارٰیٔ نجران امان لے کر حاضر ہوئے تھے اور جو امان لے کر آئے اس سے تعرض جائز نہیں، اس لئے باوجود اس کے کہ صحابۂ کرام نے ان کو روکنا چاہا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ دیکھو ''زرقانی شرح مواہب''۔

سوال نمبر۴۴: مسجد حرام، خواہ اور مساجد میں کفار کا آنا امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک جائز ہے کہ نہیں ؟

جواب: امام مالک تو مطلقاً اجازت نہیں دیتے اور امام شافعی و امام احمد مسجد الحرام میں منع کرتے ہیں اور امام محمد کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ اختلاف ذمیوں کے بارے میں ہے، جو سلطنتِ اسلام میں مطیعِ اسلام ہو کر رہیں۔ دیکھو جامع صغیر امام محمد،

۱۔ لڑائی جھگڑا یا فساد
۲۔ تحریری معاہدے

ہدایہ و درمختار[1]۔

سوال نمبر ۴۵: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفار کا مسجد میں حقدار بن کر آنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں جائز ہے، دیکھو ہدایہ[2]۔

سوال نمبر ۴۶: کفار مستامن پر مدعیان اسلام کا قیاس صحیح ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہرگز نہیں۔ ابھی حدیثوں سے گزرا کہ مستامن[3] کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں آنے سے نہ روکا اور نماز پڑھنے دی اور کچا لہسن اور پیاز کھانے والے مسلمان کو مسجد سے منع فرمایا اور قربانی چھوڑنے والے کو حکم ہوا کہ ہمارے مصلّے کے پاس نہ آئے اور منافقین کلمہ گو مدعیان اسلام کو خاص جمعہ کے مجمع میں ایک ایک کا نام لے کر مسجد اقدس سے نکلوا دیا کہ " اُخْرُجْ یَافُلَانٌ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ۔ اُخْرُجْ یَا فُلَانٌ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ " [4] نکل جا! اے فلاں کہ تو منافق ہے۔ نکل جا! اے فلاں کہ تو منافق ہے۔

۱۔الهداية، كتاب الكراهية / مسائل متفرقة،الجزء الرابع،ص ۳۷۹،دار إحياء التراث والعربي،بيروت، الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحظر و الإباحة،فصل في البيع،ج ٦،ص ٥٠٧،دار الفكر، بيروت ۲۔ الهداية

۳۔ امن چاہنے والا، پناہ مانگنے والا۔ یہ فقہ کی ایک اصطلاح ہے جس میں مسلم حکومت کی طرف سے عائد کردہ شرائط کی پابندی کرنے سے کوئی غیر مسلم یا غیر ملکی اس کی پناہ میں آجاتا ہے پھر اس کے جان و مال، عزت، آبرو کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہوجاتی ہے۔

۴۔مجمع الزوائد، كتاب التفسير،الباب ۱۰،رقم الحديث:۱۱۵۳،الجزء السابع، ص ۱۱۱،دارالفكر بيروت

سوال نمبر ۴۷: کسی شخص کا دعوٰی استحقاقِ امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی مسجد کو حق ،امام وموذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

جواب : اوروں کو دعوٰی بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے، خلاف فقہ ہے ۔دیکھو عالمگیری وقاضی خان [1] ۔اور امام ومؤذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہوتو اس کی اولاد کو۔دیکھو ''حموی شرح اشباہ''[2] ۔

سوال نمبر ۴۸ :تقرر امام میں بحالت اختلاف ،قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا ؟

جواب : کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے، اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جسے جماعتِ کثیر نے چاہا، دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال نمبر ۴۹ :مسجد جامع میں امام وخطیب کے رہتے ہوئے دوسرے کو امامت و خطابت کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟

جواب :نہیں۔ بلکہ اس کی بغیر اجازت کے خطبہ پڑھے یا امامت کرے تو نماز ہی نہ

۱۔الفتاوی العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب السابع ،فصل كره غلق باب المسجد،ج ۱ ،ص ۱۱۱ ، المكتبة الرشيدية، كوئٹه،الفتاوٰی الخانية، كتاب الصلاة ،باب الأذان ،فصل فيمن يصح الاقتداء ألخ، أولين ،ص ۴۵ ،مكتبۂ حقانيه، پشاور۔

۲۔ غمز العيون ،شرح الأشباء للحموي

ہوگی۔ دیکھو عالمگیری وردالمحتار وفتاوی سراجیہ[1] وغیرہ۔

سوال نمبر۵۰:قولہ تعالی :﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾[2] سے اجماع وقیاس کا ثبوت ہے یا اس کا رد ؟

جواب:ثبوت ہے۔ دیکھو ''تفسیر کبیر''[3] امام رازی وغیرہ۔

سوال نمبر۵۱:اس آیت میں ''اُولِي الْاَمْرِ'' سے کیا مراد ہے اور ''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ'' کے مخاطب کون لوگ ہیں ؟

جواب: مجتہدین ۔ دیکھو ''تفسیر کبیر''[4]۔

سوال نمبر۵۲:''اُولِي الْاَمْرِ'' کے اندر وہ مفسرین ومحدثین جو رتبۂ اجتہاد تک نہیں پہنچے ہیں وہ بھی داخل ہیں یا نہیں؟ ان کی بھی اطاعت وتقلید واجب ہے کہ نہیں ؟

جواب:نہیں۔ دیکھو ''تفسیر کبیر''[5]۔

۱۔الفتاوی العالمکیریة، کتاب الصلاة،الباب الخامس في الإمامة،الفصل الثاني في بيان من هو أحق بالإمامة،ج۱،ص۸۴، المكتبة الرشيدية، كوئٹه۔

۲۔اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو (پ۵،النساء:۵۹)

۳۔التفسير الكبير للإمام الرازي، پ۵، النساء:۵۹،ج۴،ص۱۱۲،دار إحياء التراث العربي،بيروت

۴۔التفسير الكبير، پ ۵، النساء:۵۹،ج۴،ص۱۱۳،دارإحياء التراث العربي،بيروت

۵۔التفسير الكبير،پ۵،النساء:۵۹،ج۴،ص۱۱۷،دارإحياء التراث العربي،بيروت

سوال نمبر۵۳: پھر ایسے حضرات کس حکم میں داخل ہیں ؟

جواب :اُن پر بھی تقلید واجب ہے ۔ دیکھو تفسیر کبیر[1] اور مسلّم الثّبوت اور فصول البدائع وغیرہ۔

سوال نمبر۵۴:ان سے نزاع،صرف آمین بالجہر ورفع یدین پر ہے یا کیا؟

جواب :غیر مقلّدوں سے اصل نزاع اس پر ہے کہ وہ تقلید کے منکر ہیں ،قیاس کے منکر ہیں، مقلّدین کو مشرک کہتے ہیں انبیاء و اولیاء کی جناب میں گستاخیاں کرتے ہیں ۔ یہ آمین بالجہر[2] و

۱۔التفسیر الکبیر،پ۵،النساء:۵۹،ج۴،ص ۱۱۷،دارإحیاء التراث العربي،بیروت

۲۔بلند آواز سے آمین کہنا۔احناف کے نزدیک ہر نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز جہری ہو یا سرّی آمین آہستہ کہے مگر غیر مقلدوہابیوں کے نزدیک جہری نماز میں امام ومقتدی بلند آواز سے آمین کہیں ۔آہستہ آمین کہنا حکمِ خدا ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کے موافق ہے چیخ سے آمین کہنا قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اورسنت کے بھی مخالف ہے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے''اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْیَۃً '' ترجمۂ کنزالایمان :''اپنے رب سے دعا کروگڑگڑاتے اور آہستہ''(پ ۸،الاعراف: ۵۵) چونکہ آمین بھی دعا ہے۔لہٰذا یہ بھی آہستہ کہنی چاہیے،رب تعالیٰ تو اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر چیخنے کی کیا ضرورت ہے ۔بخاری ومسلم،احمد،مالک ،ابو داوٗد،ترمذی ،نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے ۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کی معافی اس نمازی کے لئے=

رفع یدین (۱) کرنا ان کا بھی، کسی امام کی تقلید سے نہیں کہ یہ تو تقلید کے قائل نہیں۔

سوال نمبر ۵۵: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں ؟

جواب: شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ سب صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنّت سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل جانتا ہے۔اس کے پیچھے نماز ''سخت مکروہ'' ہے۔ دیکھو''ارکان اربعہ''۔ اور

= ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہوگی اور ظاہر ہے فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں ہم نے ان کی آمین آج تک نہ سنی تو چاہئے کہ ہماری آمین بھی آہستہ ہوتا کہ فرشتوں کی موافقت ہو اور گناہوں کی معافی ہو، جو لوگ چیخ کر آمین کہتے ہیں وہ فرشتوں کی آمین کی مخالفت کرتے ہیں۔(ماخوذ از جاء الحق، مفتی احمد یارخاں نعیمی علیہ الرحمۃ، ص۵۱۸، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی)

۱۔ہاتھوں کے اٹھانے کو کہتے ہیں احناف اہل سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا خلافِ سنّت اور ممنوع ہے مگر وہابی غیر مقلد ان دونوں وقتوں میں رفع یدین کرتے ہیں اور اس پر بہت زور دیتے ہیں ۔امام ابو داوٗد نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا''کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے (پھر نماز سے فارغ ہونے تک) نہ اٹھاتے تھے''(سنن أبي داوٗد ، کتاب الصلاة،باب من لم یذکر الدفع عند الرکوع ،الجزء الأول ،ص ۲۹۲، داراحیاء التراث العربی، بیروت) طحاوی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز کی کسی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب التکبیر للرکوع الخ ،ج ا،ص ۲۸۸،دارالکتب العلمیہ بیروت) علاوہ ازیں جن احادیث میں رفع یدین کا حکم ہے وہ تمام منسوخ ہیں (ماخوذ از جاء الحق)

جوتبرّائی [1] ہے، اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام ''محض باطل'' ہے۔ دیکھو خلاصہ، عالمگیری [2] وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک ''مسلمان نہیں''۔ اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک ''باطل'' ہوگی۔

سوال نمبر ۵۶: اور ہر شیعہ کے پیچھے جائز ہے کہ تفریق ہے اور جائز بلا کراہت ہے یا یہ کراہت تحریمی ؟

جواب: نمبر ۵۵ میں اس کا جواب آ گیا۔

سوال نمبر ۵۷: قابلِ عمل مسئلہ، مفتیٰ بہا [3] ہوتا ہے کہ غیر مفتیٰ بہا ؟

جواب: مفتیٰ بہا، دیکھو ''درمختار'' [4]۔

سوالاتِ جرح وجوابات
ازحضور پُرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال نمبر ۱: علم دین میں کون کون سی کتابیں ہیں ؟

جواب: ہزارہا کتابیں ہیں۔

۱۔ حضراتِ شیخین ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں بکنے والے کو تبرّائی کہتے ہیں۔

۲ الفتاوی العالمکیریة ۳۔ جس قول پر فتوی دیا جاتا ہو

۴۔ الدر المختار مع رد المحتار، مقدمة، المجلد الأوّل، ص۷۸، دار الفکر، بیروت

سوال نمبر۲: آپ نے علم دین کی کون کون سی کتابیں درس کی ہیں ؟

جواب: تمام درس نظامی [1]۔

سوال نمبر۳: قرآن مجید وحدیث شریف بھی علوم دین کی کتابوں میں داخل ہیں یا نہیں ؟

جواب: ہیں۔

سوال نمبر۴: حدیث شریف میں کون کون سی کتابیں ہیں ؟

جواب: بے شمار کتابیں ہیں۔

سوال نمبر۵: آپ نے قرآن مجید درس کیا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں! کیا ہے و الحمد اللہ۔

سوال نمبر۶: آپ نے حدیث شریف کی کتابوں میں کون کون سی کتابیں درس کی ہیں؟

جواب: مسند امام اعظم و موطا امام محمد وکتاب الآ ثار امام محمد وکتاب الخراج امام ابو یوسف وکتاب الحج امام محمد وشرح معانی الآ ثار، امام طحاوی وموطا امام مالک ومسند امام شافعی ومسند امام احمد وسنن دارمی و بخاری ومسلم وابوداؤ د وترمذی ونسائی وابن ماجہ وخصائص نسائی ومنتقٰی ابن الجارود وعلل متناہیہ ومشکوٰ ۃ، جامع کبیر وجامع صغیر وذیل جامع صغیر ومنتقٰی ابن تیمیہ وبلوغ المرام وعمل الیوم واللیلۃ ابن السُنی وکتاب الترغیب وخصائص کبریٰ وکتاب الفرج بعد الشدۃ وکتاب الاسماء و الصفات وغیرہ، پچاس

۱۔علومِ اسلامیہ پر مشتمل آٹھ سالہ مروجہ کورس جو کہ تقریبًا تمام مکاتب فکر میں رائج ہے۔اسے عالم کورس بھی کہا جاتا ہے۔

سے زائد کتبِ حدیث، میرے درس وتدریس ومطالعہ میں رہیں۔

سوال نمبر ۷: آپ قرآن مجید وحدیث شریف سے پوری طرح سے واقفیت رکھتے ہیں یانہیں؟

جواب: لفظی ترجمہ، بالائی مطلب، غیر اجتہادی احکام، ہر خاص و عام اپنی استعداد کے لائق سمجھتا ہے، احکامِ اجتہادیہ سمجھنے پر مجتہد کے سوا کوئی قادر نہیں۔

سوال نمبر ۸: مسلمانوں کے یہاں مذہبی کتابوں میں قرآن مجید سب سے اول درجہ کی کتاب ہے یانہیں ؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۹: مسلمانوں کے یہاں قرآن مجید کے علاوہ دینی کتابوں میں سب سے اول درجہ کی کتاب، حدیث کی کتاب ہے یانہیں ؟

جواب: متبرک کے اعتبار سے ایسا ہی ہے اور تحصیل علم کی نظر سے اول درجہ، کتب عقائد ہیں، پھر کتب فقہ، لہٰذا علماء نے فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں کو فقہ کے بعد حدیث کی حاجت نہیں۔ ''حدیقہ ندیہ'' علامہ عبد الغنی نابلسی جلد اول [1]۔

سوال نمبر ۱۰: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں درجہ کی ترتیب یعنی یہ کہ حدیث کی کتابوں میں کون اول درجہ کی کتاب ہے۔کون دوم درجہ کی، کون سوم درجہ کی، وعلی ھذا القیاس؟

جواب: کوئی ترتیب صحابہ وتابعین کے یہاں نہ تھی، نہ اس وقت تک یہ کتابیں تصنیف

۱۔حدیقة الندیة

ہوئی تھیں، تصنیف کے بعد بعض لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق مختلف ترتیبیں ٹھہرالیں جو محققین کو تسلیم نہیں۔ دیکھو "فتح القدیر شرح ھدایه "(۱) وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۱: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں اول درجہ کی کتاب کون ہے۔ پھر کون، پھر کون ؟

جواب: ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال نمبر ۱۲: مسلمانوں کے یہاں سب سے اول درجہ کی کتاب "صحیح بخاری" پھر "صحیح مسلم" ہے یا نہیں ؟

جواب: بخاری و مسلم بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ڈھائی سو برس بعد تصنیف ہوئیں۔ مسلمانوں کے بہت سے فرقے انہیں مانتے ہی نہیں اور اس کے سبب وہ اسلام سے خارج نہ ہوئے، ماننے والوں میں بہت سے لوگ کسی خاص کتاب کو سب سے اول درجہ کی نہیں کہتے، اس کا مدار صحتِ سند پر رکھتے ہیں۔ بعض جو ترتیب رکھتے ہیں وہ مختلف ہیں۔ مشرقی "صحیح بخاری" کو ترجیح دیتے ہیں اور مغربی "صحیح مسلم کو"، اور حق یہ ہے کہ جو کچھ بخاری یا مسلم اپنی تصنیف میں لکھ گئے سب کو بے تحقیق مان لینا، ان کی بری تقلید ہے جس پر غیر مقلّدین جمع ہوئے ہیں حالانکہ تقلید کو حرام کہتے ہیں، انہیں خدا اور رسول یاد نہیں آتے۔ خدا اور رسول نے کہاں فرمایا ہے کہ جو کچھ "بخاری" یا "مسلم" میں ہے سب صحیح ہے۔

سوال نمبر ۱۳: آپ نے جو اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ اس مذہب کی ابتدا کب

۱۔ فتح القدیر،

سے ہے؟

جواب: جب سے اسلام آیا اور احکام اترے۔

سوال نمبر۱۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں یہ مذہب تھا یانہیں؟

جواب: تھا۔

سوال نمبر ۱۵: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا یانہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مذہب حق کے مبداء ومآ خذ (۱) ہیں، ان کا مذہب پوچھنا علماء کے نزدیک کمال حماقت ہے۔ دیکھو''تحفۂ اثناءعشریہ'' صفحہ نمبر ۸۵ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''فقہا صحابہ بھی مآ خذ مذہب'' ہیں۔ غرض یہ کہ یہ مذہب ان کے ہیں نا کہ وہ ان مذہبوں کے، نہریں دریا کی ہیں نہ کہ دریا نہروں کے۔

سوال نمبر۱۶: آپ مقلّد ہیں یا غیر مقلّد ؟

جواب: مقلّد (۲)۔

سوال نمبر ۱۷: آپ تقلید کیوں کرتے ہیں، یعنی کس مجبوری سے آپ کو تقلید کرنی پڑی؟

جواب: جس مجبوری سے ایک لاکھ سے زائد صحابی مقلّد ہوئے اوراس زمانہ میں عام مسلمان مقلّد ہوئے یعنی منصب اجتہاد حاصل نہ کیا۔ دیکھو فتح القدیر وفتاوٰی خیریہ (۳)۔

۱۔ابتداء کرنے والے اور پکڑنے والے

۲۔آئمہ اربعہ میں کسی بھی ایک امام کی تقلید کرنے والے کو مقلِّد کہتے ہیں۔

۳۔ فتح القدیر،

سوال نمبر ۱۸: آئمۂ اربعہ کس زمانے میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال کب ہوا؟

جواب: امام ابوحنیفہ اور امام مالک، زمانۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں پیدا ہوئے اور زمانۂ تابعین میں انتقال فرمایا اور امام شافعی اور امام احمد، زمانۂ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانہ تبع تابعین میں انتقال فرمایا۔

سوال نمبر ۱۹: مجتہد کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو آیات و احکام و اصابتِ احکام وطرقِ حدیث و شذوذ و نکارت ونقدِ رجال، اسباب جرح وتعدیل وعللِ غامضہ و وجوہِ نظم وصنوحِ معنٰی وجمیع مبادئ ادبیہ و اصولیہ و ناسخ ومنسوخ ومناہجِ ترجیح وتطبیق ومناشئ حکم و مقاصدِ شرح ومصالحِ زمن وعوائدِ اُمم ومضانِ حکم و اقاویل صحابہ ومواضعِ اجماع ومشارعِ خلاف وعللِ مؤثرہ وجوامعِ مُغیرہ و مساعہ تعدیہ وموارِدِ قصر وغیرہا وجمعِ موارِدِحصر کی معرفت میں دریائے ذخار، نا پیدا کنار ہو اور اس کے ساتھ ذہنِ ثاقب وفکر صائب وطبعِ نقاد، عقل ومقادو توفیقِ خداداد رکھتا ہو کہ جملہ مالہ، وما علیہ کے لحاظ سے منصوص سے مسکوت کا حکم اپنی رائے سے قائم کر سکے۔ (۱)

ا۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات ورموز سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے اور اس سے مسائل نکال سکے، ناسخ ومنسوخ کا پورا علم رکھتا ہو، علم صرف ونحو وبلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو، احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو اس کے علاوہ ذکی اور خوش فہم ہو، جو اس درجہ پر نہ پہنچا ہو، وہ مجتہد نہیں ۔مجتہد کے چھے طبقے ہیں (i) مجتہد فی الشرع (ii) مجتہد فی المذہب (iii) مجتہد فی المسائل (iv) اصحابِ تخریج (v) اصحابِ ترجیح (vi) اصحاب تمیز (i) **مجتہد فی الشرع**: وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کر کے قواعد و اصول بنائے جیسے چاروں آئمہ، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام=

سوال نمبر ۲۰: چاروں امام مذکورہ بالا، مجتہد تھے یا نہیں؟

جواب: تھے۔

سوال نمبر ۲۱: مجتہد کو تقلید جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب: اس میں مجتہدین کا اختلاف ہے۔

=احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین ۔(ii) **مجتہد فی المذہب**: وہ حضرات ہیں جو ان اصول میں ان کی تقلید کرتے ہیں اور ان اصول سے مسائلِ شرعیہ فرعیہ خود استنباط کرسکتے ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، ابن مبارک (رحمہم اللہ علیہم اجمعین) کہ یہ قواعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد (iii) **مجتہد فی المسائل**: وہ حضرات ہیں جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں مگر وہ مسائل جن کے متعلق آئمہ کی تصریح نہیں ملتی ان کو (قرآن وحدیث) وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی اور قاضی خاں، شمس الآئمہ سرخسی وغیرہم ۔(iv) **اصحاب تخریج**: وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کرسکتے، ہاں آئمہ میں سے کسی کے مجمل قول کی تفصیل فرماسکتے ہیں جیسے امام کرخی علیہ الرحمۃ وغیرہ (v) **اصحاب ترجیح**: وہ حضرات ہیں جو اپنے امام صاحب کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دو قول روایت میں آئے تو ان میں سے کس کو ترجیح دیں؟ یہ حضرات وہ کرسکتے ہیں اسی طرح جہاں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہو تو کس کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ یہ بہتر ہے یا وہ، وغیرہ جیسے صاحب قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہ ۔(iv) اصحاب تمیز: وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ، اسی طرح قول ضعیف اور قوی اور اقوی میں فرق کرسکتے ہیں کہ اقوال مردودہ روایاتِ ضعیفہ کو ترک کردیں اور صحیح روایات اور معتبر اقوال کو لیں جیسے کہ صاحبِ کنز اور صاحبِ درمختار۔ جن میں ان چھ وصفوں میں سے کچھ بھی نہ ہو وہ مقلد محض ہیں جیسے ہم اور ہمارے زمانے کے عام علماء کہ ان کا صرف یہی کام ہے کہ کتاب سے مسائل دیکھ کر لوگوں کو بتادیں ۔(ماخوذ از جاء الحق)

سوال نمبر۲۲: مجتہد کو تقلید جائز نہیں تو کیوں جائز نہیں ؟

جواب: اپنا حال مجتہدین جانیں، ہمیں اس سے کیا بحث۔

سوال نمبر۲۳: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام کے زمانہ میں، عام مسلمانوں کا کیا مذہب تھا؟

جواب: دین، دینِ اسلام تھا۔ عقائد، عقائدِ اہل سنت، اصل اعمال میں گنتی کے صحابہ مجتہد تھے باقی سب مقلّد۔

سوال نمبر۲۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام کے زمانہ میں عام مسلمانوں کا مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی تھا یا نہیں مع سند بیان فرمایئے ؟

جواب: ان چاروں مذہب کے مآخذ وہی مذہب ہیں جو زمانہ رسالت وصحابہ میں تھے۔ اگرچہ کوئی اصطلاحی نام بعد کو حادث ہو جیسے عقائد میں اشعری(۱)، ماتریدی(۲)۔ غیر مقلّدین اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہی مذہب، صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ حالانکہ اس وقت کوئی مذہب اپنے نام سے نہ پکارا جاتا تھا۔

۱۔ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرنے والوں کو "اشعریہ" کہتے ہیں۔

۲۔ امام الھدٰی، حضرت ابومنصور ماتریدی کے ماننے والوں کو "ماتریدیہ" کہا جاتا ہے۔ احناف، عقائدِ فرعیہ میں انہیں کے مقلد ہیں۔ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "دونوں جماعتیں (اشعریہ، ماتریدیہ) اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے، ان کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسی کی تذلیل وتفسیق نہیں کرسکتا۔ (بہار شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ج ا، ص ۴۶ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

سوال نمبر ۲۵: کتاب ''شرح مسلم الثبوت'' کو آپ جانتے ہیں اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: مسلم الثبوت کی کئی شرحیں ہیں اور ان میں ہماری کوئی تصنیف نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ ان میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ہمیں تسلیم ہے یا نہیں تو اس کا یہ حال ہے کہ ہم اپنے امام سے مقلّد ہیں ان مصنفوں کے مقلّد نہیں، ہم ہمیشہ جمہور سواد اعظم (۱) کے پیرو ہیں، جو بات جس مصنف کی خصوصاً حال کے لوگوں، خصوصاً ہندی مولویوں کی، جمہور کے خلاف ہو، ہمیں تسلیم نہیں ہوسکتی۔

سوال نمبر ۲۶: ''شرح مسلم الثبوت'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں ؟

''لا واجب إلا ما أوجب اللّٰہ تعالٰی وله الحكم ولم يوجب على أحدٍ أن يتمذهب برجل من الأئمة فإيجابه تشريع شرع جديد'' ۔یعنی واجب وہی ہے جس کو اللہ تعالٰی نے واجب فرمایا اور حکم اسی کو سزاوار ہے اور اللہ تعالٰی

۱۔ بڑا گروہ، مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعتِ حقہ کو سوادِ اعظم کہتے ہیں ۔حدیث شریف میں ہے۔سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلٰثًا و سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلّا وَاحِدَةً (یعنی میری) ''یہ امت تہتر فرقے ہوجائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی'' صحابہ نے عرض کی مَنْ هُمْ يارسول اللّٰه (صلى اللّٰه عليه وسلم) ''وہ ناجی (نجات پانے والا) فرقہ کون ہے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)''۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي ''وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں'' (یعنی سنت کے پیروکار) دوسری روایت میں'' هُمُ الجماعة '' وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا، اسی وجہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت ہوا۔(بہارِ شریعت جہیز ایڈیشن، حصہ اول، ج ۱، ص ۴۸ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

نے کسی پر یہ واجب نہیں فرمایا کہ اماموں میں سے کسی ایک امام کے مذہب کولازم پکڑے، پس ایک امام کا مذہب پکڑنے کو واجب کرنا، ایک نئی شرع قائم کرنا ہے۔

جواب: ''مسلّم الثبوت'' میں یہ قول ''قیل'' کر کے لکھا ہے یعنی بعض لوگوں نے یوں کہااور درمختار اور فتاوٰی خلاصہ اور بحر الرائق اور فتاوٰی خیریہ وعقود الدریہ واحیاء العلوم وغیرہ بکثرت کتب معتمدہ سے ثابت ہے کہ جمہور علماء اس کے خلاف پر ہیں(۱)۔ بلکہ امام حجۃ الاسلام غزالی نے احیاء العلوم کی نویں کتاب کے تیسرے باب میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام علماء کاملین میں کوئی اس طرف نہ گیا(۲)۔

سوال نمبر ۲۷: اور ''شرح مسلّم الثبوت'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں۔

لیس للا تباع بمذهب واحد موجبٌ شرعیٌّ یعنی ''کوئی شرعی دلیل ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ ایک مذہب کا پیرو ہو جانا واجب ہے''۔

جواب: یہ بھی بعض کے قول میں یوں لکھا ہے کہ مقلّد جہاں قول امام کی تقلید کر چکا اب اس سے نہیں پھر سکتا، ورنہ جس کی چاہے تقلید کرے۔ سائل نے ناقص بات نقل کی۔ پوری بات یہ تھی اور اس میں ہر طرح غیر مقلّدوں کا رد تھا، بعد تقلید نہیں پھر سکتا۔ یہ تو صاف غیر مقلّدوں کا رد ہے اور اس کے قبل جس کی چاہے تقلید کرے۔ یہ اور زیادہ غیر مقلّد ہی کا رد ہے۔ کیونکہ ہر مسئلے میں اللہ جل جلالہٗ ورسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حکم ایک ہی ہوگا۔ وہ مختلف حکم نہ فرمائیں گے کہ ایک ہی چیز کو جائز بھی فرمادیں اور ناجائز بھی یا واجب بھی فرمادیں اور حرام بھی۔ مگر مجتہدین، یہ

۱۔الدر المختار، مقدمة، مطلب: طبقات الفقهاء، ج ۱، ص ۸۳ دارالفکر، بیروت۔

۲۔إحیاء علوم الدین

آپس میں مختلف ہیں تو جن میں بعض نے اختیار دیا کہ جس کے قول پر چاہے عمل کرے۔اس کا صاف مطلب غیر مقلّدوں کے نزدیک یہ ہوا کہ ''جائز ہے''، چاہے خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق چلے چاہے مخالف ،تو ان میں بعض نے غیر مقلّدوں کے طور پر ہر مجتہد کو اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اصل حاکم بنالیا کہ کسی مجتہد کا قول دیکھ لو اور عمل کرلو۔چاہے خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق ہو یا مخالف،تو یہ بعض جو غیر مقلّدین کے نزدیک مقلّدین، امام واحد سے بھی بڑھ کر مشرک ہیں،ان کے قول سے سند لانا محض دھوکہ ہے ایک ہی قول پر ہمیشہ عمل ہو تو یقینی مخالفت خدا ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہ ہوئی ۔ممکن ہے اس کے سب قول، مطابق حکم خداورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو،لیکن جب اختیار دیا گیا کہ ہر بات میں جس قول پر چاہو عمل کرو اور ان میں مطابق حکم خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی ہوگا ۔باقی مخالف ہیں تو دیدہ ودانستہ، قصداً خداورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی اجازت ہوئی۔

سوال نمبر ۲۸: کتاب ''حجة اللہ البالغہ'' کو آپ جانتے ہیں اور یہ اہلسنّت و جماعت کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: جواب مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۲۹: ''حجة اللہ البالغہ'' میں عبارت ذیل درج ہے۔

''علم أنَّ الناس ما كانوا قبل المائة الرابعةِ مجتمعين على التقليد الخالص لمذهب واحدٍ''۔یعنی لوگ چوتھی صدی کے قبل کسی ایک

خاص مذہب کی خالص تقلید پر متفق نہ تھے؟

جواب: یہ عبارت ''حجة اللہ البالغہ'' کے اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔ صرف ایک نسخے میں ہے جو کہ تتمہ[1] بنا کر الحاق کی گئی ہے، چھاپنے والے نے اُسے حاشیہ پر ظاہر کر دیا ہے اور یہ عبارت خود انہی مصنف کی کتاب مسمّٰی بہ'' انصاف'' کے خلاف ہے۔ دوصدی کے بعد ایک امام معیّن کا مذہب لینا مسلمانوں میں شائع ہوا، کم کوئی ایسا نہ کرتا اور اس وقت وہی واجب تھا، اور اتنا تو اس ''حجة اللہ البالغہ'' کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ تیسری صدی تک بھی تقلید شخصی خالص موجود تھی گو اس پر اجماع نہ تھا پھر تو اس پر سب کا اجماع ہوگیا۔

سوال نمبر۳۰: اور حجة اللہ البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ ''ثم بعد هذا القرون كان النّاس آخرون ذهبوا يميناً و شمالاً وحدث فيهم أمورٌ''۔ یعنی پھر ان زمانوں کے لوگ ہوئے جو داہنے اور بائیں چل نکلے اور اُن میں کئی باتیں پیدا ہوگئیں؟

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے، جس سے اکثر نسخے خالی ہیں۔

سوال نمبر۳۱: اور ''حجة اللہ البالغہ'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

''منها انهم بالتقليد فى صدورهم ربيب النمل وهم لا يشعرون''۔

جواب: یہ بھی اسی تتمہ میں ہے۔ یہ عبارت بھی سائل نے ناقص نقل کی ہے، اس کے بعد جو امور مصنف نے لکھے ہیں، اُن سے ظاہر ہے کہ خالص تقلید شخصی کو وہ دینی

---

[1] ضمیمہ۔ بقیہ حصہ

ضرورت جانتے ہیں اور یہ کہ ان کے اعتراضوں کا تصفیہ اور مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ ظلم کا انسداد ہے اور مصنف نے رسالہ ''انصاف'' میں تصریح کی ، یہ ایک رازخدا کا ہے کہ علماء کے دل میں ڈال دیا اور علماء کو اس کا پیرو کردیا ،اور اپنے دوسرے رسالے ''عقد الجید'' میں ایک باب اس لئے لکھا ہے کہ '' پیروئ مذاہب اربعہ پر تاکید اور ان سے باہر ہونے کی سخت ممانعت ہے'' اور لکھا ہے کہ ان چاروں مذہبوں سے روگردانی کرنے میں بڑا فساد ہے تو انہی مصنف کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلّدین بڑے مفسد ہوتے ہیں ۔

سوال نمبر۳۲: جن لوگوں کا مذہب ہر ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث یعنی جن لوگوں کا مذہب یہ ہے جو مسئلہ قرآن مجید یا حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے اسی کو وہ مانتے ہیں اور اسی کو لائق پابندی جانتے ہیں اور کسی رسم و رواج کو یا کسی کے قول وفعل کو جس کی سند قرآن مجید وحدیث شریف سے نہ ہو،نہیں مانتے اور نہ لائق پابندی جانتے ہیں، اُن کے اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے؟

جواب : یہ مذہب کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر قرآن و حدیث سے مسئلے لے کر امام کے قول کی سند نہ مانے ، یہ قرآن و حدیث سب کے خلاف ہے ۔ یہ مذہب نہ زمانۂ رسالت میں تھا، نہ زمانہ صحابہ ؓ میں اور نہ زمانۂ تابعین میں بلکہ نئے منکر جاہلوں کے کان میں شیطان نے پھونکا کہ تم کیا کم ہو جو ایسے صحابہ و آئمہ کی پیروی کرو، قرآن سمجھنے کو کچھ علم درکار نہیں، ہر جاہل اپنی گڑھت پر چلے ۔

سوال نمبر۳۳: ایسے لوگ جن کا مذہب جواب نمبر۳۲ میں درج کیا گیا ہے مسلمان اہلسنّت وجماعت ہیں یا نہیں ؟

جواب: ایسے لوگ ہرگز سنی مسلمان، نہیں۔

سوال نمبر ۳۴: اسلام میں اصلی قانون کیا ہے ؟

جواب: فقط کلام اللہ شریف۔

سوال نمبر ۳۵: اسلام میں اصلی قانون قرآن مجید وحدیث شریف ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث بھی اصلی قانون نہیں بلکہ قرآن مجید کی تابع ہے۔ کلام مجید ہی نے حکم فرمایا ہے کہ حدیث و اجماع و آئمہ کی اطاعت کرو، اسی لئے چار اصول ٹھہرے۔

سوال نمبر ۳۶: جب مسلمانوں میں کسی امر میں نزاع اور اختلاف واقع ہو تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصلی قانون کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟

جواب: قانون اصلی اور قانون تابع دونوں کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے اور رہ وہ بھی حقیقتاً قانون اصلی ہی کی طرف رجوع ہے کہ قانون تابع، قانون اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا: ﴿وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾[1]۔ دیکھو اس آیت نے قانون تابع، مجتہدین کی طرف رجوع کا حکم دیا اور قیاس آئمہ کو ثابت کیا ہے۔ دیکھو "معالم التنزیل[2]" وغیرہ۔ غیر مقلدین اس قانون تابع کی طرف رجوع کے منکر ہو کر خاص، حکم قانون اصلی کے منکر ہو بیٹھے۔

۱۔ ترجمۂ کنزالایمان: اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اسکی حقیقت جان لیتے (پ ۵، النساء: ۸۳)

۲۔ تفسیر البغوي المسمّی "معالم التنزیل" پ ۵، النساء: ۸۳، ج ۱، ص ۳۶۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

سوال نمبر ۳۷: مسلمان کی کیا تعریف ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں ؟
جواب: جو تمام ضروریات دین کو مانتا ہو اور کوئی علامت، تکذیب کی نہ رکھتا ہو، دیکھو ''مواقف شرح'' [1]۔

سوال نمبر ۳۸: یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں کہ جو شخص لا إلـه إلا الله محمد رسول الله کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہے ؟
جواب: ہاں! صدق دل سے مانے تو ضرور مسلمان ہے اور وہ یوں ہی ہوگا کہ ضروریات دین سے کسی چیز کا انکار نہ کرے ورنہ نری کلمہ گوئی کافی نہیں۔

سوال نمبر ۳۹: مسئلہ نمبر ۳۸، حدیث شریف کا مسئلہ ہے یا نہیں ؟
جواب: حدیث شریف میں سارا کلمہ اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا الله دونوں آئے ہیں اور مراد وہی ہے جو اس سے پہلے نمبر میں گزری۔

سوال نمبر ۴۰: حدیث ذیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں۔ ''ما من أحدٍ شهد أن لا اِلـهَ اِلا الله وأن محمد رسول الله صدقا من قلبه إلا حرّمه الله على النار یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا اِلٰـه إلا الله محمد رسول الله کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کردے گا۔
جواب: ہے [2] اور ''صدقا من قلبه'' اس لئے فرمایا، نری کلمہ گوئی مسلمان

۱۔شرح المواقف، ۲۔ صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من خص بالعلم ألخ، رقم الحديث ۱۲۸، الجلد الأول ص ۶۷، دار الكتب العلمية بيروت، قد وجدنا فی البخاری بلفظ ''ويشهد''

ہونے کو کافی نہیں۔

سوال نمبر ۴۱: جو شخص مسئلہ ۳۸ پر ثابت قدم رہے، چاہے اس کے دیگر افعال کیسے ہی ہوں وہ مسلمان ہے یا نہیں ؟

جواب: جواب اوپر کے انہیں نمبروں میں گزرا ہے۔

سوال نمبر ۴۲: ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے [1]۔

سوال نمبر ۴۳: صحاح ستّہ، اہلسنّت وجماعت کی کتابوں میں سے ہیں یا نہیں ؟

جواب: اہل سنت کی کتب حدیث میں سے صحاح ستہ بھی ہیں۔

سوال نمبر ۴۴: حدیث ذیل "سنن ابوداؤد" میں ہے یا نہیں ؟

ثلٰثٌ من أصل الإیمان الکف عمن قال لااِلٰهَ اِلّا اللهُ ولا تکفروہ بذنب ولا تخرجوہ من الإسلام بعمل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں۔ جن میں ایک بات یہ ہے کہ جو شخص لا إلٰـــــہ إلا الله محمد رسول الله پڑھ لے، اس کے بارے میں روکو زبان کو، اس کو نہ تو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہو، نہ اس کو کسی فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج کرو۔

ا۔صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ صحیح ترین کتب ہیں جن کے نام یہ ہیں۔(i) بخاری شریف ازابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ،(ii) مسلم شریف ازابوالحسین امام مسلم بن الحجاج القشیر ی (iii) ترمذی شریف ازابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی (iv) نسائی شریف از ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (v) ابوداؤد شریف از سلیمان بن اشعث سجستانی (vi) ابن ماجہ شریف از ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ

جواب: یہ انہیں حدیثوں میں سے ہے[۱] جن کا بیان دوتین نمبر اوپر ہو چکا کہ یہاں فقط لا إلٰــہ إلا اللہ محــمد رسـول اللہ کا ہی ذکر نہیں، اور مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

سوال نمبر ۴۵: دینِ اسلام، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں مکمل ہو چکا تھا یا نہیں؟

جواب: بے شک، اور یوں ہی ہوا کہ کچھ احکام قرآن وحدیث میں مذکور ہوئے باقی نہیں۔حق تعالیٰ نے راہِ اجتہاد کھولی اور مجتہدین پیدا کئے اور ان کا اِتباع فرض کیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو لاکھوں احکام سے قرآن وحدیث خالی رہتے اور دین ناکمل ٹھہرتا۔

سوال نمبر ۴۶: آیتِ کریمہ: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ سب کے پیچھے نازل ہوئی یا نہیں۔یعنی اس آیت کے بعد بھی کوئی نیا حکم نازل ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ آیت سب کے بعد نازل نہ ہوئی۔اس کے بعد اور احکام بھی اُترے جیسے آیت ربا، آیت دین، آیت میراث اور شاید کوئی اور ہے[۲] اس وقت میری یاد میں نہیں۔دیکھو تفسیر اتقان، صحیح بخاری، صحیح مسلم (۳) وغیرہ۔

۱۔سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب(في) الغزو مع أئمة الجور، رقم الحديث: ۲۵۳۲،الجزء الثالث ص۲۶،دار احياء التراث بيروت، **قد وجدنا فيها بلفظ: "لا نُكَفِّرُهُ، ولا نخرجه".**

۲۔آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰہِ جو کہ وعظ ونصیحت پر مشتمل ہے، بھی بعد میں نازل ہوئی۔(خزائن العرفان ص۱۹۳، پاک کمپنی لاہور)

۳۔ تفسیر "الاتقان"

سوال نمبر ۴۷: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیغمبری ختم ہوگئی یا نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے یا نہیں ؟

جواب: بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بنصِ قطعی قرآن نبوّت ختم ہوگئی، اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا[1]۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ آپ کے دین میں مجتہدین ہوں اور مسلمانوں پر مجتہدوں کی پیروی فرض ہو کہ وہ وقائع[2] جن کا ذکر قرآن مجید وحدیث شریف میں نہیں اپنی رائے سے ان میں حکم شرعی قائم فرمالیں ۔ورنہ یہ احکام، مجمل رہ جاتے کہ قرآن وحدیث میں ذکر نہیں۔اور کوئی تازہ[3] نبی ہو نہیں سکتا تو مجتہدین اگر نہ ہوتے یا ان کا حکم، حکم شرع نہ ٹھہرتا تو یہ احکام کیوں کر معلوم ہو سکتے۔

ا۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا(پ ۲۲ ،احزاب: ۴۰) ترجمۂ کنزالایمان شریف:''ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے'' اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرالانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور علیہ السلام کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے ،وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے (کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، ص ۶۲۳ ،مطبوعہ پاک کمپنی لاہور)

۲۔واقعات

۳۔نیا

سوال نمبر ۴۸: اہلسنّت و جماعت کی کیا تعریف ہے ؟

جواب: جو سوادِ اعظم مسلمین کے پیرو ہیں، جس کے اتباع کا متواتر[1] حدیثوں میں حکم ہے، اور حدیث نے مذہب حق کی عام فہم تعریف بیان فرمائی ہے۔ ''اتبعوا السوادالأعظم فإنه من شذ شذ في النار''[2]۔ ''مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا، وہ جہنم میں جدا ہوا''۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلّد ہے غیر مقلّدین بہت قلیل ہیں۔ خود ''حجة الله البالغة'' کی اسی عبارت میں، جس کے چند ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کئے، صاف لکھا ہے کہ ان چار مذہبوں کی تقلید درست ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، اگر کوئی اس کا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں''۔

سوال نمبر ۴۹: ''شرح عقائد نسفی'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! اور اصل کلی مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۵۰: ''شرح عقائد نسفی'' میں اہلسنّت و جماعت کی تعریف ذیل کے مطابق لکھی ہے یا نہیں؟ القاب خادمہ السنة ومضٰی علیه الجماعة فسموا

ا۔ حدیث متواتر: وہ حدیث جسے ایک جماعت سے دوسری جماعت نقل کرے اور وہ جماعت اتنی بڑی ہو کہ ان کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو اور یہ سلسلہ ہم تک اسی طرح چلا آتا ہو مثلاً (i) قرآن پاک کا منتقل ہونا (ii) رکعاتِ نماز کی تعداد (iii) مقدارِ زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ (تلخیص اصول الشاشی، ص ۳۰، مکتبہ اسلامیہ سعیدیہ مانسہرہ)

۲۔ مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ص ۳۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

أهل السنة و الجماعة یعنی ''اہلسنّت وجماعت کا نام، اس وجہ سے اہل سنت وجماعت ہوا کہ انھوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجماعت صحابہ کی پیروی کی''۔

جواب: پوری عبارت دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں کچھ لفظ رہ گئے ہیں (1) اور یہ وجہ تسمیہ ہے، تعریف نہیں اور جماعت کے ترجمہ میں صحابہ کی قید سائل نے اپنی طرف سے لگادی ہے۔ پھر غیر مقلدین صحابہ کی بھی تقلید نہیں کرتے، نہ اجماع کو مانتے ہیں، تو یوں بھی اہلسنّت کے مخالف ہوئے۔

سوال نمبر ۵۱: ''توضیح وتلویح'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں ؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے۔ بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۵۲: ''توضیح وتلویح'' میں اہلسنّت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟

اهل السنة والجماعة هم الذين طريقهم طريق رسول الله ۔یعنی اہلسنّت وجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ، طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

جواب: یہ عبارت اس طرح ''توضیح وتلویح'' میں نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ کلام

۱۔ اصل عبارت یوں ہے ''اثبات ماورد به السنة ومعنٰى عليه الجماعة فسمّوا أهل السنة والجماعة '' جو چیز سنت اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہو اس پر ثابت قدم رہنے والے لوگوں کو اہل سنت وجماعت کا نام دیا گیا۔ (شرح عقائد نسفی، ص ۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ثبوت اجماع میں لکھا ہے اور کتاب میں اس کے بعد و أصحابة رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی ہے جسے سائل نے ساقط کردیا (۱)۔ تو اس عبارت کی رو سے بھی غیر مقلّدین کہ طریقہ صحابہ کو حجّت نہیں مانتے اور اہلسنّت سے خارج ہوئے۔

سوال نمبر ۵۳: کتاب ''حجة اللہ البالغہ'' جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے، اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کی تعریف ذیل ہی ہے یا نہیں؟

لما ظهر أعجاب كل ذی رأی برأيه وتشعبت بهم السبل اختار قوم ظاهر الكتاب والسنة وعضوا بنواجذهم على عقيدة السلف وهم أهل السنة یعنی ''جب لوگوں کے طریقے مختلف ہو گئے اور ہر اہل رائے کا اپنی رائے پر خوش ہونا ظاہر ہو گیا تو ایک قوم نے صاف صاف قرآن و حدیث کو اختیار کیا اور سلف کے عقائد کو مضبوط پکڑا یہی لوگ اہل سنت ہیں''

جواب: یہ عبارت اس وقت میرے خیال میں نہیں، معلوم نہیں سائل نے اس میں کچھ قطع و برید (۲) کی ہو، پھر بھی اس سے غیر مقلّدوں کا اہلسنّت سے خارج ہونا ثابت،

۱۔ توضیح تلویح میں اصل تعریف یوں ہے کہ ''أهل السنة والجماعة وهم الذين طريقتهم طريقة الرسول عليه السلام واصحابه رضی الله عنهم دون أهل البدع (توضيح تلويح بحث الركن الثالث "الاجماع"، ص ۵۲۸، ج ۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی) اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے حافظہ کا کیا کہنا، جیسے آپ نے ارشاد فرمایا ویسا ہی کتاب میں بھی لکھا ہوا پایا۔

۲۔ حجۃ اللہ البالغہ میں اہل سنت و جماعت کی تعریف ایک جگہ پر یوں ملتی ہے کہ ''الفرقة الناجية (أي: أهل السنة و الجماعة) هم الآخذون في العقيده و العمل جميعا بما ظهر من الكتاب و السنة وجرى عليه جمهور الصحابة والتابعين'' =

کہ سلف کے عقائد سے تسلیمِ اجماع وقیاس وتقلید بھی تھی، غیر مقلّدوں نے انہیں نہ پکڑا، یک لخت چھوڑا۔

سوال نمبر ۵۴:"غنیة الطالبین" کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ کتاب، حضرت پیران پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یا نہیں ؟

جواب: اس کتاب کی تصنیف حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہونے میں شبہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ، ہرگز ثابت نہیں۔

سوال نمبر ۵۵:"غنیة الطالبین" میں اہلسنّت وجماعت کی یہ تعریف لکھی ہے یا نہیں؟ فعلی المومن اتباع السنة و الجماعة فالسنة ماسنه رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وجماعة ما اتفق علیه أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یعنی"ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سنّت وجماعت کی پیروی کرے۔ سنت سے مراد طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر کُل صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متفق ہوں"؟

جواب: یہ عبارت بھی اس وقت مظہر کو یاد نہیں اور اس قدر سے غیر مقلّدین کا اہلسنّت سے نہ ہونا ثابت ہے کہ اس میں تقلیدِ جماعت لازم، اجماعِ صحابہ کو حجت [1]

=یعنی"اہل سنت وجماعت وہ لوگ ہیں جو عقائد واعمال میں قرآن وسنت کی پیروی کرتے ہیں اور انہی عقائد واعمال پر تمام صحابہ وتابعین کا بھی عمل رہا۔(حجة اللّٰه البالغة حصه اول، باب الاعتصام بالكتاب و السنة، ص ۱۷۱، مکتبہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

۱۔ دلیل

ماننالازم ،غیر مقلّدین ان دونوں باتوں کے منکر ہیں، یوں کہ وہ قرآن وحدیث کے سوا کسی کی سند مانتے ہی نہیں۔

سوال نمبر ۵٦: مذہب کے حق ہونے کی کوئی شناخت ہے یانہیں؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۵۷:اگر مذہب کے حق ہونے کی شناخت ہے تو کیا ہے ؟

جواب: سوادِاعظم مسلمین کی مطابقت ،جس کا بیان اوپر گزرا۔

سوال نمبر ۵۸: مذہب کے حق ہونے کی یہ بھی کوئی شناخت ہے یانہیں کہ ایک زمانہ میں ایک ملک کے باشندگان اور اس ملک کی سلطنت کا،وہ مذہب ہو یا وہ مذہب رہاہو ؟

جواب :جس ملک کے لوگ اہل سنّت ہوں اور قدیم سے اس میں ایک عقیدہ رہاہواور اب لوگ اس کی مخالفت کریں اور خصوصاً جبکہ وہ مخالفت، سلطنت اسلام جانے کے بعد ہوتو یہ ضرور دلیل ہے کہ یہ نئی مخالفت، باطل ہے اور مذہب حق وہی تھا۔جو قدیم سے چلا آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں باطل مذہب والوں کی یہی پہچان بتائی کہ "یأتونکم من الأحادیث بما لم تسمعوا أنتم ولآ اٰبائکم" (۱) "وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سُنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے" اور فرمادیا کہ " فإیاکم و إیاھم لا یضلّونکم

۱۔الصحیح لمسلم ،باب النھی عن الروایۃعن الضعفاء والاحتیاط فی تَحَمّلھا،رقم الحدیث۷،ص ۹ ،دار ابن حزم، بیروت۔

ولا یفتنونکم۔ [1]''ان سے دور بھاگو! انھیں اپنے سے دور کرو! کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں''۔ دیکھو''صحیح مسلم'' یہ حدیث بھی حکم فرمارہی ہے کہ اہلسنّت، غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے نہ اٹھیں، عوام خراب نہ ہوں۔

سوال نمبر ۵۹:''مشکوٰۃ شریف'' کو آپ جانتے ہیں یا نہیں ؟اور یہ، اہلسنّت وجماعت کی حدیث کی کتاب، ہے یانہیں؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر ۶۰:''مشکوٰۃ شریف'' میں ایک حدیث ہے، مذہب حق کی شناخت کے بیان میں، یہ ہے یانہیں؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:''ما أنا علیه و أصحابی'' یعنی''حق مذہب وہ طریقہ ہے جو میرا اور میرے کل اصحاب کا طریقہ ہے''؟

جواب: ہے [2] اوراس کی پہچان کی روسے بھی غیر مقلّدین، اہل حق سے نہیں۔ کہ اجماع وقیاس وتقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کا تھا، یہ اس سے منکر ہیں۔

سوال نمبر ۶۱:''طحطاوی'' کو آپ جانتے ہیں یانہیں؟اور یہ آپ کی کتاب ہے یانہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق نمبر ۲۵۔

۱۔الصحیح لمسلم،باب النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها،رقم الحدیث ۷،ص ۹،دارابن حزم، بیروت۔

۲۔مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنة،الفصل الثانی ص ۳۰،قدیمی کتب خانہ کراچی۔

سوال نمبر۶۲: ''طحطاوی'' میں یہ عبارت ذیل، دربارۂ شناخت حقیقت مذہب کے درج ہے یا نہیں؟ فان قلت: ماوقومك على أنك على صراط مستقيم وكل واحدمن هذه الفرق يدعي أنه عليه، قلت: ليس ذالك بالإ دعاء بل بالنّقل عن جهابذة الصحابة وعلماء أهل الحديث الذين جمعوا صحاح الأحاديث في أمور رسول اللهصلى الله تعالٰى عليه وسلم وأحواله وأقواله وحركاته وسكناته وأحوال أصحابه والذين اتبعوهم باحسان، مثل الإمام البخاري ومسلم وغيرهما من الثّقات المشهورين الذين اتفق أهل المشرق والمغرب على صحة ماورووه في كتبهم من أمورالنبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم واصحابه (إلى آخره) یعنی''اگرتو یہ سوال کرے کہ تو یہ کیوں کر جان سکتا ہے کہ راہ راست پر تو ہی ہے،حالانکہ ہر ایک فرقہ اپنے راہ راست پر ہونے کا دعوٰی رکھتا ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی فرقے کے، مجرد (۱)ایسا دعوٰی کر دینے سے اس فرقے کا راہ راست پر ہونا ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ راہ راست پر ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صحیح صحیح حدیثیں،جن کو امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حالات، میں اپنی کتابوں میں جمع کیں ان پر پیش کئے جائیں ،پھر دیکھا جائے کہ ان حدیثوں کے مطابق اصول وفروع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کا کون پیرو ہے اور کون نہیں۔جو پیرو ہے، وہ حق ہے اور جو ایسا نہیں

۱۔اکیلا

ہے، وہ باطل۔

جواب: یہ بات تو یقیناً یوں نہیں ہے، اس میں سائل نے بڑی قطع و برید کی ہے۔ اس کے متصل بلا فاصلہ اس سے قبل، کتاب میں ہے کہ آج اہل سنّت ان چار مذاہب[1] حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں مجتمع ہیں جو اِن چار سے خارج ہے، بدمذہب جہنمی ہے اور خود اتنے ٹکڑے میں، جو ابھی سائل نے ذکر کیا، تقلید صحابہ کا ذکر موجود ہے نیز صحیح حدیثیں اور سیرت صحابہ اور اجماع وقیاس وتقلید کی نسبت ہیں اور غیر مقلّدین اس کے منکر، یوں بھی اہلسنّت سے خارج ہیں۔

سوال نمبر۶۳: مسجد عام مسلمانوں کے واسطے ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں! کہ بچہ اور مجنون اور مجذوم اور برص اور بدبو کے زخم والے اور کچا لہسن، پیاز کھانے والے اور مفسد[2] اور موذی یہ سب بھی مسلمانوں میں داخل ہیں اور شرع نے انہیں مسجد میں آنے کا حق نہ دیا بلکہ مسجد سے دور کرنے کا حکم دیا۔

سوال نمبر۶۴: مسجد میں عام مسلمان نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب: اس کا جواب ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال نمبر۶۵: مسجد واسطے عبادت عام کے ہیں یا نہیں ؟

جواب: جواب بشرح صدر۔

سوال نمبر ۶۶: ازروئے قرآن وحدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں صرف ایک ہی فرقہ ومذہب کے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہوں ؟

جواب: اہلسنّت کی سب مسجدیں ایسی ہی ہیں جس میں ان کے غیروں، مفسدوں،

۱۔ طحطاوي　　　۲۔ فساد کرنے والے

موذیوں اور ایسے لوگوں کو، جن کے آنے سے مسجد کے نمازیوں کو نفرت ہو یا فتنہ فساد اٹھے، آنے تک کی اجازت نہیں، نماز پڑھنا تو بڑی بات ہے۔

سوال نمبر ۶۷: از روئے قرآن وحدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں کسی کو نماز پڑھنے اور عبادت الٰہی بجالانے سے روک سکتے ہیں ؟

جواب: جواب بار بار گزرا۔

سوال نمبر ۶۸: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَن یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ﴾ یعنی ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے، یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا ذکر کیا جائے، منع کرے''؟

جواب: سائل نے پوری آیت نقل نہ کی اور ترجمہ میں بھی مغالطہ دیا ہے، آیت میں اس کے بعد یہ فرمایا ہے: ﴿وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا اُولٰئِکَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَائِفِیْنَ﴾ (۱) اور اس کا ترجمہ یوں ہے کہ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو خدا کی مسجدوں کو، ان میں خدا کا نام لئے جانے سے روک دے اور ان کے ویران کرنے میں کوشش کرے، ان لوگوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے'' سائل نے ترجمہ یہ کیا کہ ''مسجدوں سے روکے'' حالانکہ آیت میں یہ ارشاد ہوا کہ ''مسجدوں کو روکے''۔ کسی شخص کو روکنا اور بات ہے اور مسجدوں کو یادِ خدا سے روک دینا اور بات۔ اگر بعض اشخاص کسی وجۂ شرعی کے سبب مسجدوں سے روکے گئے اور صدہا نمازی ان میں نماز پڑھ رہے ہیں تو یہاں ان شخصوں کا

۱۔پ۱، البقرۃ:۱۱۴

روکنا ہوا، مسجدوں کا روکنا نہ ہوا، جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ مسجدوں میں تو یاد خدا ہورہی ہے، مسجدوں کا روکنا اس وقت ہو کہ کسی کو ان میں عبادت نہ کرنے دیں۔ ''مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کرنے والے'' وہی لوگ ہیں جو اپنی مسجد ہوتے ہوئے دوسروں کی مسجد پر قبضہ چاہیں اور فتنہ اٹھائیں کہ اس کے انجام میں جو فریق قید میں پہنچے گا اس کی مسجد ویران ہوگی۔ ہر فریق اپنی اپنی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تو سب مسجدیں امن وامان سے آباد رہتیں۔

سوال نمبر۶۹: ''ہدایہ'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: ہے۔

سوال نمبر۷۰: ہدایہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

لأن المسجد مالا یکون کأحد فیه حق المنع ۔یعنی ''مسجد ایک ایسی جگہ ہے جس میں کسی کو عبادت الٰہی سے روکنے کا حق نہیں'' ؟

جواب: یہاں بھی سائل نے پوری بات ذکر نہ کی ۔ یہاں اس کا ذکر ہے کہ آدمی اپنے گھر کے وسط کو مسجد کرے اور چاروں طرف اپنی مِلک رکھے جس کے سبب اسے ممانعت عام کا اختیار ہو کہ اصلاً کسی کو نہ آنے دے(۱) ،ایسا حق مسجد میں کسی کو نہیں ہوتا(۲)۔

۱۔ الهدایة، کتاب الوقف،فصل و إذا بنی مسجداً لم یزل ملکه عنه ألخ،ج۳،ص ۲۱، دارإحیاء التراث العربي،بیروت۔

۲۔مسجد کے متعلق مکمل احکام جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت ،امام اہل سنت علیہ رحمۃ الرحمٰن کا رسالہ ''التحریر الجید فی حق المسجد'' ملاحظہ فرمائیں

سوال نمبر ۷۱: ’’فتح القدیر‘‘ اور ’’شامی‘‘ کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتابیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہیں، بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر۷۲: ’’فتح القدیر‘‘ اور ’’شامی‘‘ میں عبارت ذیل درج ہے؟

لأنہ یشبہ المنع من الصلاۃ وھو حرام، قال تعالٰی ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ﴾۔ یعنی ’’مسجد کے دروازے کو قفل لگانا اس لئے مکروہ ہے کہ یہ قفل لگانا گویا مسجد میں نماز سے روکنا ہے اور یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا نام ذکر کیا جائے منع کرے‘‘۔

جواب: یہ بھی منع کلی کا ذکر ہے کہ جب قفل پڑا، کوئی نہ آسکے گا اور اصل بات یہ ہے کہ نماز سے روکنے کی نیت اور بات ہے، اور فتنہ فساد کو وہاں سے روکنے کی نیت اور۔ وہ منع ہے اور اس کا حکم جواز ہے۔

سوال نمبر۷۳: مقلّدین اور غیر مقلّدین میں باخود ہا شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب: جو کلمہ گو ہو کر ضروریات دین کا منکر ہو اس سے شادی بیاہ کسی طرح نہیں ہوسکتا [۱]۔ کوئی جاہل اگر کر بیٹھا تو اس کی سند نہیں کہ لوگ تو زنا تک کرتے ہیں۔

سوال نمبر۷۴: غیر مقلّد باپ کا ترکہ، مقلّد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں مل سکتا ہے، بطریق ارث [۲] خواہ بروجہ فئے جبکہ فئے [۳] میں اس کا

۱۔ مکمل منع کر دینا ۲۔ وراثت

۳۔ فئی: سے مراد وہ مال جو مشرکین سے بغیر جنگ کے حاصل ہو مثلاً جنگ کرنے گئے تھے=

حق ہو یا فقیر یا عالم وغیرہ۔

سوال نمبر ۷۵: مقلّد باپ کا ترکہ غیر مقلّد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: بحکم فقہ نہیں پہنچ سکتا ہے کہ جس کی بدعت کفریہ ہو، وہ مرتد[1] کے حکم میں ہے۔ دیکھو ھدایہ و درر و غرر و مجمع الأنھر[2] وغیرہ۔

سوال نمبر ۷۶: مسلمان اور کافر میں شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ہاں ہوتا ہے جبکہ عورت، صاحب کتاب ہو۔

سوال نمبر ۷۷: کافر کا ترکہ مسلمان کو ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: ملتا ہے جبکہ وہ کافر، مرتد ہو کہ اب اس کا کسبِ اسلام مسلمان وارثوں کو پہنچے گا۔ اور کسب ردّت[3] فقرائے مسلمین کو۔

سوال نمبر ۷۸: مسلمان کا ترکہ کافر کو ملتا ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں۔

سوال نمبر ۷۹: چاروں اماموں کی تقلید کا مذہب، کس سے جاری ہوا ؟

جواب: اصل مذہب، صحابہ کے ہیں اور ان کی اصل، حدیث اور اس کی اصل، قرآن۔ اماموں کی تقلید، بعینہ انہیں کا اتباع ہے جو زمانۂ رسالت سے جاری ہے،

= لیکن انہوں نے صلح کر لی یا میدانِ جنگ میں اپنا مال واسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں (تفسیر نعیمی، پارہ نمبر ۱۰، سورۃ الانفال، زیر آیت نمبر ۴۱)

۱۔ اسلام سے پھر جانے والا ۲۔ الھدایۃ، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ج ۲، ص ۴۰۷، دارِ إحیاء التراث العربي، بیروت

۳۔ مرتد ہو جانے کے بعد جو مال کمایا

اس قسم کا اعتراض رافضیوں نے ہم اہلسنّت پر کیا تھا۔اور'' تحفہ اثنا عشریہ'' میں اہلسنّت کی طرف سے اس کا یہی جواب دیا دیکھو'' کید نمبر ۸۵''۔

سوال نمبر ۸۰: خود چاروں ائمہ اور ان کے شاگردوں نے تقلید کے بارے میں کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! غیر مجتہد کو ہمیشہ تقلید کا حکم دیا ہے، عبارت مذکورہ '' حجة اللّٰہ البالغہ'' یہی جسکے ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کیئے، اس کی تصریح ہے۔ نیز ائمہ کا لاکھوں مسائل نکالنا اور مدون کرنا، جن کی انہیں خود بھی حاجت نہ پڑتی، اگر دوسروں کے عمل کے لئے نہ تھا تو کیا معاذ اللہ لغو حرکت تھی، جس میں انہوں نے اپنی تمام عمر گراں بہا کو صرف فرمایا۔

سوال نمبر ۸۱: خود چاروں اماموں نے اپنی اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں، ہاں اپنے شاگردوں میں جو منصب اجتہاد تک پہنچے، انہیں اجتہاد کا حکم دیا ہے۔

سوال نمبر ۸۲: تفسیر مظہری میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ اتركوا قولي بخبر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقول صحابته۔ یعنی'' میرے قول کو بمقابلہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول صحابہ کے چھوڑ دو''۔

جواب: یہ قول بے سند ہے اور اس کے مخاطب وہی تلامذہ تھے جو منصب اجتہاد تک پہنچے، جیسے ابو یوسف ومحمد وزفر وحسن بن زیاد۔

سوال نمبر۸۳: تفسیر مظہری میں امام ابوحنیفہ کا قول مذکور ذیل ہے یا نہیں ؟
إذا صح الحديث فهو مذهبي (۱)۔ یعنی "جب حدیث صحیح ثابت ہوجائے تو وہی میرا مذہب ہے"۔

جواب: صحت سے مراد صحت فقہیّہ ہے، جس کی رو سے بر بنائے حدیث اسے فتوٰی دینے کا اختیار ہو۔ "حجۃ اللہ البالغہ" کی اسی عبارت میں ہے کہ جو چار لاکھ حدیثیں جمع کر چکا ہو، وہ بھی حدیث سے فتوٰی دینے کے لائق نہیں اور پانچ لاکھ میں بھی صرف لیاقت کی امید ہے، یقین نہیں، غیر مقلّدین کہ حدیث سے فتوٰی دیا چاہتے ہیں۔ اگر ہندوستان بھر کے جمع ہوجائیں تو یاد رکھنا کیسا، اپنے پاس کی تمام کتابیں اکٹھا کر کے بھی ایک لاکھ حدیث صحیح نہیں گنا سکتے، پانچ لاکھ تو بہت ہیں۔

کتاب کے ورقوں میں لکھا ہونا کافی نہیں، اپنے لئے نظر ہونا ضروری ہے اس کا حال امتحان سے کھل سکتا ہے کہ سب کتابیں درکنار فقط صحاح ستہ بلکہ ان میں سے ایک ہی کتاب کی سب حدیثیں بھی ایک وقت میں پیش نظر ہونی دشوار ہیں، اگلے علماء کو اکثر بارہا دھوکے ہوئے کہ سب سے مشہور تر کتاب "صحیح بخاری" میں حدیث موجود تھی، ان کی نظر نہ پہنچی تو آج کل کے ناقصوں کا کیا ٹھیک ہے۔

سوال نمبر۸۴: "حجۃ اللہ البالغہ" جس کا بیان، نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے، اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا ينبغي لمن لم يعرف دليلي أن يفتي بكلامي۔ یعنی "جو شخص میری دلیل کو نہ جانے، اس کو لائق نہیں کہ میرے قول کے موافق فتوٰی دے"

۱۔ تفسیر مظہری

جواب: یہ عبارت بھی اسی تتمہ کی ہے جو صرف ایک نسخے میں ہے اور میں اپنی یقینی یاد سے کہتا ہوں کہ اس کی نقل میں سائل نے بہت قطع و برید کی۔ یہاں یہ بیان ہے کہ مجتہد مطلق استنباط کرلے گا یعنی خود احکام نکالے گا اور مخرج کہ وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہے، مجتہد مطلق کے نکالے ہوئے مسائل میں ترجیح پر نظر کرے گا، ان کے سوا تمام لوگ صرف تقلید کریں گے، آئمہ نے اسی کی وصیّت کی ہے۔ اس کے بعد امام ابوحنیفہ کا یہ قول ہے اور اس کے سوا امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور شاید امام ابو یوسف وغیرہ، ہمارے امام کے بعض شاگردوں کے اقوال بھی اس معنٰی میں نقل کئے ہیں، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اقوال، مجتہد کے لئے ہیں نہ کہ عام لوگوں کیلئے۔ جنہیں خود لکھا کہ تمام آئمہ ان کو تقلید کی وصیّت فرماتے رہے اور خصوصاً اس قول میں تو لفظ ''افتاء'' موجود ہے اور اس زمانہ میں مفتی کہتے تھے، مجتہد کو ہی دیکھو مسلم الثبوت وفتح القدیر و رد المحتار(۱)۔

سوال نمبر۸۵: اور ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؟ مامن أحدٍ إلا وما خوذ من کلامه ومردودٌ علیه إلا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم (۲)۔ یعنی ''بجز (۳) رسول اللہ

۱۔ ردالمحتار، مقدمة، مطلب: في طبقات الفقهاء، ج ۱، ص ۸۳، دارالفکر، بیروت

۲۔ حجة الله البالغة، فصل في عدة أمور مشکلة من التقلید ألخ، الکلام علی حال النّاس ألخ، ج ۱، ص ۱۵۷، نور محمد کتب خانه، کراچی

۳۔ ماسوائے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی ساری باتیں قبول یا ساری باتیں قابل تردید ہوں“۔ یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جن کی ساری باتیں قابل قبول ہیں، دوسرا کوئی ایسا نہیں۔

جواب: یہ امام کا وہ قول ہے جس کا ذکر ابھی ہوا اور یہ ضرور صحیح ہے، اسی لئے ”مفتی بہ“ قول پر عمل ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۶: اور ”حجۃ اللہ البالغہ“ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ إذ صح الحديث فهو مذهبي و إذ رأيتم كلامي يخالف الحديث فعملوا بالحديث و اضربوا الكلامي الحائط ولا تقلد ني في كل ماأقول و انظر في ذالك بنفسك فإنه دين ولا حجة في قول أحدٍ دون رسول اللهﷺ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و إن كثروا ولا في قياس ولا في شيءٍ وما ثمه إلاطاعة الله و رسول الله بالتسليم ۔ یعنی ”جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور جب میرے کلام کو حدیث کے خلاف دیکھو تو حدیث ہی پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو اور ہر بات میں میری تقلید نہ کرو، تو خود ہی اپنے سے، اس میں غور کرے، اس لئے کہ یہ دین ہے اور بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی کا قول حجت نہیں اگرچہ اس قول کے قائل بہت ہوں اور نہ کسی کا قیاس حجت ہے اور نہ کوئی چیز حجت ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے اور بس“۔

جواب: یہ امام شافعی کا وہی قول ہے جس کا ذکر اگلے نمبر میں گزرا اور اگر میری یاد غلطی

نہیں کرتی ہے تو اس میں سائل نے ایک کارروائی اور کی ہے، مجھے یاد ہے کہ یہاں لاتقلدني سے پہلے یاإبراهیم کالفظ تھا جسے سائل نے اڑادیا[1]۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطاب اپنے شاگرد مجتہد، امام ابراہیم مدنی سے ہے نہ کہ زید و عمر سے۔اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد حجت ہے۔اس لئے اجماع وقیاس حجت ہوئے کہ انہیں کے ارشاد سے ثابت ہیں اور اسی لئے قول صحابہ اور قول آئمہ حجت ہوا اور انہوں نے ان کی اتباع کا حکم پہنچایا اور فرمایا،اور یہ قیاس جس کی اس قول امام شافعی میں نفی ہے قیاس غیر شرعی ہے جو غیر مجتہد کا قیاس ہے۔

ورنہ خود امام شافعی، قیاس فرماتے ہیں جس کی اسی عبارت ''حجة الله البالغه'' میں تصریح ہے۔علاوہ بریں جب یہاں کلام، مجتہد میں ہے تو ضرور ایک مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد پر حجت نہیں۔امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور بے شک اللہ اور رسول کے سوا کسی کی اطاعت نہیں،انہیں کے حکم سے صحابہ اور آئمہ وحکّام کی اطاعت واجب ہوئی غیر مقلّدین ایسے اقوال سے یہ چاہتے ہیں کہ اماموں کے مطیع رہیں نہ حاکموں کے مطیع ،مگر یہ خود اطاعت خدا ورسول کے خلاف ہے۔

سوال نمبر۸۷:اور ''حجة الله البالغه''،میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول درج ذیل ہے یانہیں؟لیس لأحد مع الله و رسوله كلام ولا تقلدني

۱۔حجة الله البالغه کے حصہ اول ،ص۱۵۷ پر یہ عبارت ویسے ہی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ارشاد فرمائی کہ اس سے پہلے ''یا ابراھیم'' کا لفظ تھا۔

(حجة الله البالغه حصه اول، ص۱۵۷، باب الكلام على حال الناس قبل المائة الرابعة، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

ولا تقلدن مالکا ولا الأوزاعي و لا النخعي ولا غيرهم وخذ الأحكام من حيث أخذوا من الكتاب و السنة (۱)۔یعنی ''اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی کا کوئی قول معتبر نہیں، نہ تو میری تقلید کر، نہ مالک کی، نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی ۔ احکام کو وہیں سے لے، جہاں سے انہوں نے لیے ہیں''۔

جواب: یہ امام احمد کا وہی قول ہے جس کا ذکر دویا تین نمبر پر پیشتر کر چکا ہوں، '' اور تو بھی وہیں سے احکام لے جہاں سے اگلے مجتہدین نے لئے'' صاف دلیل ہے کہ خطاب مجتہد سے ہے۔

سوال نمبر ۸۸: اور '' حجۃ اللہ البالغہ'' میں امام ابو یوسف اور امام زفر رحمہما اللہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا يحل لأحد أن يفتى بقولنا مالم يعلم من أين قلنا (۲) یعنی ''کسی کو حلال نہیں کہ ہمارے قول کے مطابق فتوی دے، جب تک یہ نہ جان لے کہ ہم نے کہاں سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے''۔

جواب: اس کا بیان بھی اُسی نمبر میں گزرا ہے۔

سوال نمبر ۸۹: چاروں اماموں سے پہلے بھی کوئی تقلیدی مذہب جاری تھا یا نہیں؟ اگر جاری تھا تو کس امام کی تقلید کا مذہب جاری تھا اور اس امام کی تقلید کس نام سے

۱۔حجة الله البالغة، فصل في عدة أمور مشكلة من التّقليد ألخ، الكلام على حال النّاس ألخ، ج ۱، ص۱۵۷، نور محمد کتب، خانه کراچی۔

۲۔حجة الله البالغة، فصل في عدة أمور مشكلة من التّقليد ألخ، الكلام على حال النّاس ألخ، ج ۱، ص ۱۵۸، نور محمّد کتب خانه، کراچی

پکاری جاتی تھی اور اب اس امام کی تقلید جائز ہے یا نہیں ، اگر نہیں جائز ہے، تو کس نے منع کیا اور کب منع کیا اور کیوں منع کیا ؟

جواب : چاروں اماموں سے پہلے اور بعد ہمیشہ تقلید ہوا کی اور ہوتی ہے ۔ چاروں مذہب کا اتباع بعینہٖ اتباع صحابہ ہے کہ یہ مذاہب انھیں سے ماخوذ ہیں اور ان کی اتباع سے نہ ممانعت تھی نہ ہے، اسی عبارت ''حجة اللّٰه البالغه'' میں تصریح ہے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کی اصل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوٰی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب کے فیصلے ہیں اور یہ کہ وہ، اس راہ سے جدا نہ ہوئے ۔ چاروں اماموں سے پہلے اہلِ حق کسی ایسے خاص نام سے نہ پکارے جاتے تھے، نہ وہ محمدی یا اہل حدیث کہلاتے ، بلکہ اہلسنّت و جماعت کے نام سے بھی مشہور نہ تھے، یہ نام بھی کئی صدی کے بعد غالبًا امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے شائع ہوا ہے ۔ دیکھو ''شرح عقائد نسفی''(۱) وغیرہ، تو حنفی شافعی ناموں کا حدوث(۲) ایسا ہے جیسا اشعری، ماتریدی، حالانکہ عقیدے یقیناً وہی ہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ سے ماخوذ ہیں ۔

سوال نمبر ۹۰: تقلید کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں ! بہت آیتوں اور حدیثوں میں حکم دیا ہے ۔ پہلی آیت : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

۱۔شرح عقائد النسفي، مبحث تقسيم الأحكام الشرعية ألخ، ص۷، قديمی كتب خانه، آرام باغ، كراچی

۲۔ظاہر ہونا

آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنكُمْ﴾ (۱)۔''اے ایمان والو!حکم مانو اللہ کا اور فرمانے پر چلو رسول اللہ اور اپنے علماء کے''۔صحیح یہ ہے کہ اس آیت میں ''اولی الامر'' سے مراد ''علماء'' ہیں۔دیکھو''زرقانی شرح مواہب''

دوسری آیت:﴿وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ (۲)۔جو معاملہ پیش آتا،اگر اسے رسول اور اپنے عالموں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم نکالتے ہیں،خدا کا حکم جان لیتے''۔اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ استنباط پر،مجتہدین ہی قادر ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع کا حکم ہے اور نیز یہ کہ '' اولی الامر''سے مراد ''علماء'' ہیں۔کہ اس آیت کے بڑے مصداق ابوبکر وعمر ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہما اور یہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں حاکم نہ تھے۔آیت سوم:﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (۳) مسلمان سب کے سب تو جانے سے رہے،تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں سمجھ حاصل کرتے اور واپس آکر ڈر سناتے،اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں''۔

آیت چہارم:﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۴) ''علماء سے پوچھو! اگر تمہیں علم نہ ہو،ہمیشہ علماء اس آیت سے وجوب تقلید پر استدلال کرتے

۱۔پ۵،النساء:۵۹ | ۲۔پ۵،النساء:۸۳

۳۔پ۱۱،التوبہ:۱۲۲ | ۴۔پ۱۷،الانبیاء:آیت ۷

رہے ہیں۔ دیکھو ''مسلم الثبوت'' وغیرہ اور حدیثیں تو اتنی کثیر ہیں کہ جنہیں میں اس وقت یاد پر، لکھا ہی نہیں سکتا۔

سوال نمبر ۹۱: اگر فرماتا ہے تو کیا فرماتا ہے، عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ یعنی ''پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادے، جو ہر طرح کی باتیں سنتے ہیں پھر ان میں سے جو اچھی بات ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ راست دکھلایا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں''؟

جواب: ہے [۱] اور اس میں مجتہدین کو بشارت ہے اور یہ کہ احکام خود پہچاننے کی ہدایت انہیں کو ملی ہے اور یہ کہ عقل کامل وہی رکھتے ہیں تو اس سے بھی تقلید کا ثبوت ہے۔

سوال نمبر۹۲: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے کہ نہیں؟

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ یعنی ''جس بات کا تجھ کو علم نہ ہو، اس کی پیروی مت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ کان اور آنکھ دونوں اور دل ان سب کی باز پرس ہوگی''؟۔

جواب: ہے [۲] مگر نقل میں دو جگہ غلطی ہوئی ہے اور اسی لئے غیر مجتہد پر تقلید فرض ہوتی ہے کہ اسے بے اتباع مجتہد، حکم الٰہی معلوم نہ ہوگا اور بے حکم کے معلوم کئے عمل

۱۔ پ۲۳، زمر: ۱۸۔۱۷ ۲۔ پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶

کی ممانعت فرمائی۔ دیکھو مسلم الثبوت وفصول البدائع وفواتح وغیرہ۔

سوال نمبر۹۳: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟

﴿وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾ یعنی ''اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا، تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں دیں اور دل، تاکہ تم شکرگزاری کرتے رہو''

جواب: ہے[1] اور اسے نفی تقلید سے کچھ علاقہ نہیں۔

سوال نمبر۹۴: آیت کریمہ ﴿فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[2] یعنی ''اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے ہو'' میں الفاظ ذیل سے کیا مراد ہے؟

(i)سوال (ii)الذکر (iii)أھل الذکر بلحاظ سیاق وسباق جواب دیجئے۔

جواب: سوال: دریافت کرنا ہے، الذکر: قرآن ہے، أھل الذکر: ''علماء'' کہ نہ جاننے کا علاج جاننے والوں ہی سے پوچھ کر ہوسکتا ہے۔ خصوصِ سبب کا اعتبار نہیں، عموم لفظ کا ہے۔

سوال نمبر۹۵: اس آیت میں نہ جاننے سے، کس چیز کا نہ جاننا مراد ہے ؟

جواب: ہر شئے کو، دین میں جس کی حاجت ہو۔ دیکھو! ''مسلم الثبوت''۔

سوال نمبر۹۶: امامت کے بارے میں حدیث شریف میں کیا ترتیب وارد ہوئی ہے،

۱۔پ۱۴، النحل: ۷۸ ۲۔پ۱۷، الانبیاء: ۷

یعنی حدیث شریف کی رو سے اول نمبر کا مستحق امامت کون ہے دوم نمبر کا کون ؟

جواب: مختلف ترتیبیں آئی ہیں، دیکھو فتح القدیر [1] و فصول البدائع وغیرہ۔

سوال نمبر ۹۷: حدیث ذیل ''صحیح مسلم'' کی حدیث ہے یا نہیں؟

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: یؤم القوم أقرأھم لکتاب اللہ تعالٰی فإن کانوا في القراءۃ سواءً فأعلمھم بالسّنۃ فإن کانوا في السّنۃ سواء فأقومھم سناً۔ یعنی ''امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ قرآن داں ہو، اگر قرآن دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ حدیث داں ہو، اگر حدیث دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو ہجرت میں سب سے پہلے ہو، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سِن میں سب سے زیادہ ہو''

جواب: یہ حدیث بھی مختلف الفاظ سے آئی ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول آخیر سے منسوخ ہوچکی ہے۔ دیکھو فتح القدیر و صحیحین بخاری ومسلم۔ [2]

سوال نمبر ۹۸: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں، کہ حق امامت، بانی مسجد یا اولادِ بانی مسجد کو ہے، ان کے رہتے ہوئے کسی کو حق نہیں ہے، اگر ہو تو بیان

۱۔فتح القدیر

۲۔صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع، باب من أحق بالإمامۃ؟، ص ۳۳۸، رقم الحدیث: ۶۷۳، دار ابن حزم، بیروت

فرمائیے؟

جواب: یہ حکم فقہ کا ہے اور کسی آیت یا حدیث میں اس کا رد نہیں۔

سوال نمبر ۹۹: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں کہ ایسا مسئلہ جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگر چہ اہل حدیث کے مطابق ہو، وہ مسئلہ باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی اور ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمائیے؟۔

جواب: میں ابھی حدیث سے بیان کر چکا ہوں کہ سواد اعظم سے جدا ہونے والا ناری ہے، اور یہ بھی ثبوت ہو چکا کہ ہزار برس سے مسلمانوں کا سواد اعظم، انہیں چار مذاہب میں محصور ہے، نیز یہ بھی خود سائل کی پیش کردہ عبارت سے بتادیا کہ ان چار مذہبوں سے روگردانی میں بڑا فساد ہے اور فساد چھوٹا بھی باطل ہے بڑا تو بڑا، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ بحکم قرآن وحدیث ''ناری'' ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۰: اس بارے میں آئمہ اربعہ کا یا آئمہ میں کسی کا قول ہے یا نہیں، کہ ایسا مسئلہ جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگر چہ آیت و حدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی و ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمائیے ؟

جواب: اس کا حدیث سے ثبوت ہو چکا، اور آئمہ اربعہ میں امام مالک سے صراحتاً منقول ہے کہ اپنے علماء کے عمل کو حدیث پر ترجیح دیتے دیکھو ''مدخل'' امام ابن الحاج مکی، مالکی۔

سوال نمبر ۱۰۱: ''شرح مسلم الثبوت'' جس کا بیان، نمبر ۲۵ میں ہو چکا اس میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ الحق أنه أنّما منع من منع تقليد غيرهم لأنّه لم يبق رواية مذهبهم محفوظة حتى لو وجد رواية صحيحة عن مجتهد

آخر يجوز العمل بها، ألا ترىٰ أنّ المتأخرين أفتوا بتحليف الشهود وإقامة له موقع التزكية على مذهب ابن أبي ليلى۔

یعنی" حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے غیر آئمہ اربعہ کی تقلید سے منع کیا ہے، صرف اس وجہ سے منع کیا ہے اور مجتہدین کے مذہب کی راویت محفوظ نہیں رہی حتی کہ اگر کسی دوسرے مجتہد کے مذہب کی کوئی صحیح روایت مل جائے تو اس پر عمل جائز ہے، چنانچہ متاخرین حنفیہ نے مجتہد کے بجائے تزکیہ گواہان کے تحلیف گواہان کا فتویٰ دیا ہے ابن ابی لیلیٰ کے مذہب پر [1]، جو مذاہب اربعہ کے علاوہ ہے"۔

جواب: عملی طور پر اس میں بھی تسلیم ہے کہ بنظر واقع، مذاہب اربعہ کی مخالفت ممنوع ہے کہ اب کوئی روایت، اور مذاہب کی محفوظ نہیں رہی، فرضی صورت غیر واقع میں فرضی اجازت، عمل کے لئے بھی کار آمد نہیں گواہان کا مسئلہ اسی صورت میں ہے جب قاضی مجتہد ہو۔ دیکھو" رد المحتار کتاب القضاء"[2] ورنہ اگر بادشاہ اسلام بھی تحلیف کا حکم دے [3] تو علماء پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ حکم نہ کرے، جسے ہم نہ مانیں تو تیرا غضب ہو اور مانیں تو خدا کا غضب ہو، دیکھو" درمختار" [4] وغیرہ۔

۱۔ یعنی گردشِ زمانہ کے پیشِ نظر گواہوں سے گواہی کے ساتھ ساتھ قسم بھی لی جائے گی (تقریرات الرافعي على حاشية ردالمحتار، كتاب القضاء، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دار المعرفة، بيروت)

۲۔ رد المحتار، كتاب القضاء، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دار المعرفة، بيروت۔

۳۔ حلف اٹھانے کو کہے۔

۴۔ الدرالمختار، كتاب القضاء، فصل في الحبس، مطلب: طاعة الإمام واجبة، ج ۸، ص ۱۳۲، دارالمعرفة، بيروت

سوال نمبر۱۰۲: آئمہ حدیث، جیسے امام بخاری وامام ترمذی وغیرہما نے اپنی اپنی کتابوں میں ائمہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین جیسے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام اسحٰق بن راہویہ اور امام عبداللہ بن مبارک کے مذاہب کی صحیح صحیح روایتیں بھی مع سند بیان کی ہیں یا نہیں؟

جواب: غلط ہے۔ صحیح بخاری کا ہرگز یہ طریقہ نہیں کہ ان صاحبوں کے اقوال کی تائید میں صحیح حدیثیں لائے اور جامع ترمذی میں بھی غالبًا ان کے اقوال، بے سند مذکور ہیں اور عبداللہ بن مبارک حنفی المذہب ہیں۔ دیکھو ''درمختار''[۱]۔

سوال نمبر۱۰۳: مکہ معظّمہ میں چار مصلّے کس نے قائم کئے اور کب قائم ہوئے اور کیوں قائم کئے مع سند بیان کیجئے ؟

جواب: جس قوم یعنی مسلمان نے، جس غرض یعنی نفع مسلمین کے لئے مدرسہ قائم کئے اور انہیں دینی کام سمجھا، اور غیر مقلّدین بھی برابر ان کی تقلید کررہے ہیں، حالانکہ وہ زمانۂ صحابہ وتابعین میں نہ تھے، اوراسی قوم نے اسی غرض کے لئے یہ مصلے قائم کئے جسے صدہا برس گزرے۔ دیکھو ''حديقة نديه شرح طريقة محمديه'' علامه عبدالغنى نابلسى [۲]۔ شروع تاریخ نہ ان مدرسوں کی یاد ہے، نہ ان مصلوں کی۔

سوال نمبر۱۰۴: جب مکہ معظّمہ میں چاروں مصلے قائم کئے جانے لگے، تو اس وقت کے

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار، مقدمة، الجزء الأول، ص۲۳، دار الفكر، بيروت

۲۔ الحديقة الندية،

علماء نے ان کا قائم کرنا منع فرمایا تھا یانہیں؟

جواب: کسی سندِ صحیح سے ثابت نہیں کہ یہ مصلّے جس وقت قائم ہونا شروع ہوئے تھے اس وقت کے علماء نے انھیں منع فرمایا، ہاں شاید بعض کا خیال خلاف پر گیا ہو جس پر عمل نہ ہوا۔

سوال نمبر ۱۰۵: مکہ معظّمہ میں چاروں اماموں نے مصلّے قائم کئے تھے یا نہیں؟ مع سند بیان فرمایئے۔

جواب: چاروں مذہب، چاروں اماموں نے صحابہ سے اخذ فرما کر شائع کئے، جو ان مصلّوں کی اصل ہیں اور ان مصلّوں کو نہ منع فرمایا، نہ کوئی خاص حکم دیا، یہی حال مدارس کا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۶: مکہ معظّمہ میں چاروں مصلّے قائم کرنے کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بیان فرمایئے۔

جواب: قرآن و حدیث میں جماعت کا حکم ہے، مسجد الحرام میں مصلّے قائم ہونے کا حکم ہے، کسی خاص گنتی کا ذکر، نہ ممانعت۔

سوال نمبر ۱۰۷: شامی جس کا بیان، نمبر ۱۷ میں ہو چکا ہے۔ اس میں عبارت ذیل ہے یانہیں؟ ان مایفعل أهل الحرمين من الصلاة بأئمة متعددة وجماعات مترتبة مكروه اتفاقاً یعنی ''اہل حرمین [1] جو متعدد اماموں اور

ا۔ مکہ اور مدینہ کو '' حرمین شریفین '' کہتے ہیں مکہ کو اللہ عزوجل نے حرم قرار دیا تو مدینہ کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم فرمایا، یہاں رہنے والے خوش نصیب لوگوں کو ''اہل حرمین'' کہا جاتا ہے۔

متعدد جماعتوں کے سامنے یکے بعد دیگرے نماز پڑھتے ہیں، یہ فعل ان کا بالاتفاق مکروہ ہے''۔

جواب: سائل نے عبارت میں قطع و برید کی ہے۔شامی تو روزانہ میرے مطالعے میں رہتی ہے، شامی نے اسے نقل کر کے اس کا صریح رد کر دیا ہے اور اس کو تمام علماء کے اجماع کے خلاف بتایا ہے [1]۔

سوال نمبر ۱۰۸: اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

نقل عن بعض مشائخنا إنكاره صريحاً حين حضروالموسم سنة ۵۵۱ منهم الشريف الغزنوي وذكر أنه أفتى بعض المالكية بعدم جوازذالك علٰى مذهب الفقهاء الأربعة ونقل إنكارذالك أيضاً عن جماعة من الحنفية و الشافعية والمالكية حضر والموسم سنة ۵۵۱ یعنی ''نقل کیا گیا کہ ہمارے بعض مشائخ نے، جن میں شریف غزنوی بھی ہیں، اور بھی ایک جماعت علمائے حنفیہ شافعیہ و مالکیہ نے جب ۵۵۱ھ موسم حج میں یہ لوگ حاضر ہوئے تھے تو اہل حرمین کے اس فعل کو جس کا بیان، نمبر ۱۰۷ میں کیا گیا، صریحاً انکار کیا اور بعض علمائے مالکیہ نے تو اس مذکورہ بالا فعل کو ناجائز ہونے کا چاروں اماموں کے مذہب کے مطابق فتوٰی دیا''۔

جواب: یہ اسی عبارت کا تتمہ ہے جس کے بعد شامی نے تمام علماء کے اجماع سے اس کا رد کیا۔اور خود اس شامی وعماوی وغیرہ نے ان جماعتوں کی نسبت لکھا کہ تمام

۱۔رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب: في تكرار الجماعة و الاقتداء بالمخالف، ج ۲، ص ۴۹، دار المعرفة، بيروت

مسلمانوں نے بہتر سمجھا اور جمہور اہل ایمان نے مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ وبیت المقدس اورمصر وشام میں ان پر عمل کیا اور یہ کہ شاذ ونادر جس نے خلاف کیا، وہ اعتماد کے قابل نہیں (۱)۔

سوال نمبر ۱۰۹: "تفسیر عزیزی" کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنّت وجماعت کی کتاب ہے یا نہیں ؟

جواب: دہلی کے ایک عالم زمانۂ حال کے تھے، یہ تفسیر ان کی تصنیف ہے، جسے آدھی چہارم بھی نہ لکھ پائے تھے کہ انتقال ہوگیا، نظر ثانی تو دوسرا درجہ ہے اور اصل کلی، مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۱۰: "تفسیر عزیزی" میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟

وخدائے تعالیٰ نچر نیست از آنچہ درزمانۂ آئندہ عمل خواہند کرد واز راہ بدعت یک یک جہت کعبہ تقسیم خود خواہند کرد۔

جواب: جہاں تک مجھے خیال ہے یہ عبارت اس طرح نہیں ہے بلکہ ایک اجمالی بات کرکے لکھی ہے اور اس کی سند کسی سے نہ دی اور خود صاحب عزیزی نے تقریر ولیمہ میں تصریح کی ہے، جو کسی بات کو یوں لکھے کہ ظاہر یہ ہے وہ بھی اس میں شک رکھتا ہے، اور خود ہی اس کا قائل نہیں ہے۔ دیکھو "زبدۃ النصائح "تو جو نرا اجمال بتائے وہ کیوں کر اس بات کا قائل ٹھہر سکتا ہے پھر تقسیم کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک حصہ میں

۱۔ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: في تکرار الجماعۃ و الاقتداء بالمخالف، ج ۲، ص ۴۹، دارالمعرفۃ، بیروت

دوسرے کا حق نہ ہے۔ دیکھو ''ھدایہ'' باب صفۃ الصلاۃ [1] اور جہات کعبہ کا یوں حصہ بانٹ، بیشک ناجائز ہے۔ پھر'' عزیزی'' میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ اپنی اپنی جہت کو افضل بتاؤ گے اور بے شک یہ بھی شرعاً پسند نہیں تو اعتراض ان جاہلوں پر ہے جو تقسیم اور تفضیل کے قائل ہوں، نہ کہ اصل مصلّوں پر۔

سوال نمبر ۱۱۱: سب سے پہلے یہ رائے کس نے قائم کی کہ چاروں اماموں کے علاوہ اور کسی کی تقلید جائز نہیں ؟

جواب: ''اشباہ''[۲] وتحریر الاصول وغیرہ کتب متعددہ میں اس پر اجماع نقل کیا اور اجماع میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پہلے یہ رائے کس نے نکالی، کیوں نکالی نہ اس کی ہمیں تحقیق، نہ اس کی ہمیں حاجت۔

سوال نمبر ۱۱۲: جس شخص نے یہ رائے قائم کی، کس بنا پر قائم کی ؟

جواب: جواب ابھی گزارش ہوا۔

سوال نمبر ۱۱۳: اس شخص نے جس بنیاد پر یہ رائے قائم کی، وہ بنیاد صحیح ہے یا نہیں ؟

جواب: ابھی گزر چکا۔

سوال نمبر ۱۱۴: یہ رائے چاروں اماموں کے زمانہ میں قائم ہوئی یا بعد میں، اگر بعد میں قائم ہوئی تو کس قدر بعد میں ؟

جواب: اس کی تاریخ میں نے معلوم نہ کی، نہ اجماع میں، دریافت تاریخ کی ضرورت ہے۔

۱۔ الهداية، كتاب االصلاة،باب صفة الصلاة،ج ۱،ص ۵۱،دار إحياء التّراث العربي،بيروت

۲۔ الأشباه و النّظائر

سوال نمبر ۱۱۵: جس شخص نے یہ رائے قائم کی ،اس کی تقلید جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کی تقلید کرنے والے کس نام سے پکارے جاتے ہیں اور خود وہ شخص کیا تھا، کس کا مقلّد تھا یا مجتہد؟

جواب :اجماع کی تقلید جائز ،بلکہ واجب ہے اس کے پیرو اہلسنّت کہلاتے ہیں، اجماع کسی خاص شخص کا نام نہیں کہ اسے بتایا جائے کہ کس کا مقلّد تھا یا مجتہد۔

سوال نمبر ۱۱۶: ایسی کوئی آیت یا حدیث صحیح کسی معتبر کتاب ، حدیث کے حوالہ سے آپ بتا سکتے ہیں جس میں یہ مسئلہ ہو کہ غیر مقلّدین کے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز نہیں؟

جواب :اس کی بحث ،حدیث وغیرہ سے، میں لکھ چکا ہوں۔

سوال نمبر ۱۱۷: آپ مسئلہ ذیل جانتے ہیں یا نہیں؟

من صلّی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة۔

یعنی ''فاسق و مبتدع کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ملتا ہے''۔

جواب: ہاں !فقہی کتابوں میں ایسا لکھا ہے اور کراہت سب مانتے ہیں یہاں تک کہ انہیں علماء نے صاف یہ بھی بتا دیا ہے کہ جہاں فاسق امام ہو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھے یعنی جبکہ اس کے روکنے پر قدرت نہ ہو، جیسے کہ جمعہ میں ہے کہ صحیح مذہب میں جمعہ بھی ایک شہر میں کئی جگہ ہو سکتا ہے تو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جا سکتا ہے۔ دیکھو ''فتح القدیر و درمختار''(۱)۔ تو غیر مقلّدین ان

۱۔فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۱، ص ۳۰۴، مکتبۃ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

اقوال سے مغالطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ اہلسنّت کی مسجدیں چھین لیں ان میں خود امامت کریں اور اہلسنّت بحکم علماء اپنی ان مساجد کو چھوڑ کر، نماز کے لئے اور مسجدیں ڈھونڈتے پھریں ۔ یہ مساجد کو اچھا عام عبادت کے لئے مانا کہ اصل جس کی بنائی ہوئی ہیں انہیں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم ہوا، اس قول میں بھی کہ اصل جماعت کا ثواب ملے گا، وہ فاسق ومبتدع مراد ہے جس پر لزوم کفر(1) نہ ہو، ورنہ نماز باطل محض ہوگی، جیسے غیر مقلّدین کے پیچھے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

سوال نمبر ۱۱۸: کتاب ''درمختار'' کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟ اور آپ اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں ؟

جواب: ہے۔اور عمل ''مفتیٰ بہٖ'' پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۹: جو مسئلہ سوال نمبر ۱۱۷ میں بیان کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں ہے یا نہیں؟

جواب: اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے ذکر کی۔

سوال نمبر ۱۲۰: مکروہ یا حرام کے قول کو ترک کرنے سے تھوڑا بہت ثواب ملتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو کام اپنی حد ذات میں نیک ہو اور حرمت و کراہت، کسی بیرونی عارضی بات

۱۔لُزومِ کُفر اور اِلتزام کفر میں فرق ہے۔لُزُومِ کُفر کی تعریف کا خُلاصہ یہ ہے کہ وہ بات عَینِ کُفر نہیں مگر کُفر تک پُہنچانے والی ہے اور اِلتِزامِ کُفر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا صَراحۃً (یعنی واضح طور پر) خِلاف کرے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۸) اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطّار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' صفحہ 47 ملاحظہ کیجئے۔

کے باعث ہوتو اصل فعل پر ثواب اور اس عارضی کے سبب استحقاق عذاب وعقاب ہوتا ہے، جیسے ریشمی کپڑے پہن کر نماز یا قرآن شریف کی تلاوت ، بدعتی یا فاسق کی اقتداء بھی اسی قبیل سے ہے کہ اصل فعل نماز ہے نیک اور نفس فعل جماعت ہے نیک، مگر یہ عارضی بات کہ امام بدعتی یا فاسق ہے، مکروہ وممنوع، تو اس عارضی کو ضرور منع کیا جائے گا۔ کہ اس کا ثواب وعقاب بھی ہوتا ہے ۔ اگرچہ نفس فعل کا ثواب الگ ہو۔ پھر یہ بھی اس حالت میں ہے کہ فسق وبدعت لزوم کفر تک نہ پہنچتی ہوں، ورنہ نفس فعل ہی باطل ہوجائے گا۔ اوراب خالص عذاب رہ جائے گا، جیسے ہمارے مذہب میں غیر مقلّدین کے پیچھے نماز پڑھنا۔

سوال نمبر ۱۲۱: حدیث ذیل :

صلّوا خلف کل بر و فاجر[1] یعنی ''ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو'' امر ہے یا نہیں؟

جواب : صیغہ ضرور امر کا ہے اور معنٰی وجوب، یہاں کسی کے نزدیک نہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا خواہ مخواہ لازم کوئی نہیں کہتا، حدیث میں لفظ ''کل'' کا ہے، جس کے معنٰی یہ ٹھہریں گے تمام نیکوں، بدوں کے پیچھے نماز ادا کرنا ہر شخص پر واجب ہے۔ یہ واجب نہ کسی سے ادا ہوا، نہ کبھی کسی سے ادا ہو سکے۔ اس کی عمر اسی کے لئے کفایت نہ کرے گی کہ دنیا کہ جتنے بھی نیک وبد ہیں کم از کم ایک ایک بار سب کے

۱۔ سنن الدار قطني، کتاب العیدین، باب: صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة علیه، ج ۲، ص ۷۰، رقم الحدیث: ۱۷۵۰، نشر السنة، ملتان، باکستان

پیچھے نماز پڑھے، البتہ اگر کلام سلطان ونائبان سلطان میں مخصوص کیا جائے جیسا کہ بیان کر چکا ہوں تو دفع ضرر کے لئے وجوب ضرور ہے یعنی تمیز نیک وبد کر کے آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، علماء اس حدیث سے یہ مطلب ثابت کرتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یعنی فرض اتر جاتا ہے اور ساتھ ہی تصریح فرما دیتے ہیں کہ مکروہ ہے، عامۂ کتب فقہیّہ میں یہ استدلال امام مالک کے مقابل ہے کہ ان کے مذہب میں فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں ، اور بھی ایک روایت امام احمد سے ہے۔ دیکھو'' غنیہ شرح منیہ'' ''مرقات شرح مشکوۃ [1]'' ''إرشاد السّاري شرح صحیح بخاري''اور کتب عقائد میں یہ استدلال روافض و خوارج کے مقابل ہے کہ رافضیوں کے نزدیک امام معصوم شرط ہے اور خارجیوں کے یہاں ہر فاسق کافر ہے اور یہ استدلال ضرور صحیح ہے، غیر مقلّدین ان مقاصد علماء کو پس پشت ڈال کر یہ مطلب نکالنا چاہتے ہیں کہ غیر مقلّد اگرچہ فاسق و بدعتی ہیں مگر تم پر لازم ہے کہ خواہی نخواہی ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ یہ مطلب ہرگز حدیث کا ہے، نہ علماء کا، بلکہ ان کی تصریحات کے صاف خلاف ہے۔

سوال نمبر۱۲۲: امر کے حقیقی معنٰی وجوب ہیں یا نہیں۔ جب افسر و حاکم اپنے ماتحتوں کو کسی بات کی تعمیل کا حکم دیں تو اس حکم سے اس بات کا واجب اور ضروری ہونا سمجھا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! ہمارے نزدیک حقیقت، وجوب ہے اور محل اور موقع سے مختلف معنٰی

۱۔ مرقاۃ شرح المشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۳، ص ۲۰۱، رقم الحدیث: ۱۱۲۵، دارالفکر، بیروت

سمجھے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۱۲۳: ''نورالانوار'' کو آپ جانتے ہیں یانہیں؟ یہ کتاب آپ کی ہے یانہیں؟

جواب: ہاں! ہے۔ بدستور نمبر ۲۵۔

سوال نمبر۱۲۴: ''نورالانوار'' میں عبارت ذیل درج ہے یانہیں؟

عندنا الوجوب حقيقة الأمرلا يكون إلّا للوجوب۔ یعنی ''ہمارے یہاں معنیٰ حنفی مذہب میں وجوب ہی امر کے حقیقی معنیٰ ہیں اور امر، وجوب ہی کے لئے ہوتا ہے''۔

جواب: نیچے کی کتابیں دیکھنے کا مُظہر کو کم اتفاق ہوتا ہے، یہ عبارت اس میں ہو نہ ہو مگر مسئلہ وہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا۔

سوال نمبر ۱۲۵: لفظ کے جو حقیقی معنیٰ ہوں اُس حقیقی معنیٰ کو چھوڑ کر اس کے مجازی معنیٰ (۱) لینا کس حالت میں جائز ہے اور کس حالت میں نہیں ؟

جواب: جب حقیقت متعذر (۲) یا مہجور (۳) ہو تو بالاتفاق، اور مغلوب ہو تو صاحبین کے نزدیک معنیٰ مجازی لئے جائیں گے، ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۶: ''نور الانوار'' جس کا بیان نمبر ۱۲۳ میں ہو چکا ہے، اس کتاب میں عبارت ذیل درج ہے یانہیں؟ مادام أمكن العمل بالمعنىٰ الحقيقي

۱۔ جس لفظ کے لئے معنیٰ وضع کیا جائے اگر اسی لفظ کے لئے استعمال ہو رہا ہے تو اسے ''حقیقی معنیٰ'' کہتے ہیں اور اگر اس سے ہٹ کر کسی دوسرے لفظ کے لئے استعمال ہو تو اسے ''مجازی معنیٰ'' مراد لینا کہیں گے۔

۲۔ مشکل ۳۔ چھوڑی جا چکی ہو یا ترک کر دی گئی ہو

یسقط المجازي ۔یعنی ''جب تک حقیقی معنٰی پر عمل ہوسکتا ہے مجازی معنٰی ساقط الاعتبار ہیں''۔

جواب: یہ مسئلہ تمام کتب اصول میں اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے بیان کی اور ''نورالانوار'' میں بھی اسی تفصیل سے ہوگا۔

سوال نمبر۱۲۷: اللہ تعالٰی فرماتا ہے﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ (۱) یعنی ''رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کرو''۔یعنی ''نماز پڑھونماز پڑھنے والوں کے ساتھ''۔ یہ امر ہے یانہیں، اوراس آیت میں نیک وبد کی قید ہے یانہیں؟

جواب: یہ امر بھی وجوب کے واسطےنہیں ہےاور''راکعین'' سے مرادصحابہ ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم ۔دیکھو''تفسیر جلالین''(۲) وغیرہ،اورصحابہ سب کے سب نیک تھے اورآیت سے جماعت کےثبوت میں کلام ہے۔دیکھو''معالم''(۳) وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۲۸: اللہ ورسول اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کلام میں بھی ایسی بات کا امر ہوتا ہے یانہیں جومکروہ یاحرام ہو،اگر ہوتا ہےتو اس کی کوئی مثال بیان فرمایئے،مگر جومثال بیان فرمایئے وہ ایسی مثال ہو جوواقعی امر ہو،نہ صرف صورتِ امر؟

جواب: جوبات اصل میں حرام یامکروہ ہواور بحال ضرورت اس کی اجازت فرمائی

۱۔پ۱،البقرۃ:۴۳

۲۔تفسیر جلالین ، پ ۱،البقرۃ:۴۳، ص۹،قدیمی کتب خانہ ،آرام باغ، کراچی

۳۔تفسیر البغوي المسمّی ''معالم التنزیل''،پ ۱،البقرۃ :۴۳، ج ۱، ص۳۷،دار الکتب العلمیّۃ،بیروت،لبنان

جائے،تو کبھی وہ رخصت بصیغہ امر آتی ہے، جیسے فان عاد و اقعد ۔اور کبھی وجوب تک بھی ہوتی ہے، جیسے مخمصہ میں حرام چیز سدر مو یہاں تک کہ نہ کھاتے اورمر جاتے تو حرام موت مرے۔ دیکھو" رد المحتار"[1] وغیرہ۔

سوال نمبر ۱۲۹: "شرح عقائد نسفی" جس کا بیان، نمبر ۴۹ میں ہوچکا ہے، اس میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

ولأن علماء الأمة كانوا يصلّون خلف الفسقة وأهل الأهواء و البدع یعنی" علمائے امت ،سارے کے سارے فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے"۔

جواب :"شرح عقائد" میں یہ عبارت اس طرح نہیں، بلکہ مجھ کو یقیناً یاد ہے کہ اس کے ساتھ فرمادیا ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کوکلام نہیں،اور یہ کہ فسق اور بدعت حد کفر تک پہنچی ہوں تو بالکل باطل ہے[2]۔

سوال نمبر ۱۳۰: علمائے امت جو فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، ان کا یہ فعل مکروہ یا حرام تھا، یا نہیں؟

جواب :"شرح عقائد" سے نقل کردیا گیا کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کوکلام نہیں،تو یقیناً یہ علماء بھی اسے مکروہ جانتے مگر سلطنت کی مجبوری سے پڑھتے ۔ مجبوری میں ممنوع تک کی رخصت مل جاتی ہے،اس تفصیل پر کہ "ہدایہ"[3]

۱۔ رد المحتار، ۲۔شرح العقائد النّسفي،مبحث تجوز الصلاة خلف كل بر وفاجز،ص ۱۶۱،قدیمی کتب خانه، کراچی

۳۔الهداية، كتاب الصلاة،باب الإمامة،ج ۱،ص۵۷،دار إحياء التراث العربي،بيروت،لبنان

اور ''درمختار'' میں ہے۔

سوال نمبر۱۳۱: ''شرح عقائد'' کے ''حاشیہ جلال'' میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

قولهٗ خلف كل بروفاجر إشارة إلٰى أنهما سواء في الإمامة یعنی ''یہ جو فرمایا ہے کہ نیک وبد کے پیچھے، اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ نیک وبد دونوں امام ہونے میں مساوی ہیں۔

جواب: ''شرح عقائد'' میری دیکھی ہوئی ہے اور'' شرح عقائد نسفی'' کے ساتھ ستر/۷۰ شروح وحواشی میں نے دیکھے اور ان میں کوئی ''حاشیہ جلال'' نہیں(۱) ہاں ہندی چھاپے میں زید وعمر، کتاب پر حاشیہ چڑھادیتے ہیں، اُن میں کوئی ہوتو مجھے معلوم نہیں، نہ وہ قابل التفات، نہ عالَم میں کوئی عالِم اس کا قائل کہ امامت کیلئے نیک وبد سب برابر ہیں۔ہاں! فرض اتر جانے میں کہوتو ایک بات ہے جبکہ بدی حد کفر تک نہ ہو۔

سوال نمبر۱۳۲: عبارت ذیل ''صحیح بخاری'' میں درج ہے یا نہیں؟

قال الحسن: صل (خلفه) وعليه بدعته (۲) یعنی ''حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ تو مبتدع کے پیچھے نماز پڑھ لے اور مبتدع کی

۱۔کتب عقائد میں سے کسی کتاب پر بھی حاشیۂ جلال نہیں البتہ منطق کے موضوع پر ایک نہایت اہم حاشیۂ ملا جلال، کے نام سے بازار میں عام دستیاب ہے۔

۲۔صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إمامة المفتون المبتدع، ج ۱، ص ۲۵۰، رقم الحديث: ۶۹۵، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

بدعت کا وبال خود اس پر ہے''۔

جواب: یہ قول بے سند''بخاری'' میں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے یہاں ''بخاری'' نے جو حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع سند بیان کی، اس سے صاف وہی مطلب کھلتا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب فاسق ومبتدع بادشاہ ہو یا اس کی طرف سے حاکم ہوا ہو۔''بخاری'' نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ایسا صرف ضرورت اور ناچاری میں ہے۔

سوال نمبر۱۳۳:عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس حالت میں گئے کہ وہ گھرے ہوئے تھے،یعنی جب کہ حضرت عثمان کو بلوائیوں نے گھیر رکھا تھا،عبداللہ بن عدی نے جاکر حضرت عثمان سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امامِ فتنہ نماز پڑھا رہا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں اس کی وجہ سے گناہ میں نہ پڑجائیں،حضرت عثمان نے فرمایا:

الصلاۃ أحسن ما یعمل الناس فاذا أحسن الناس فأحسن معھم و إذا أساءوا فاجتنب إساء تھم۔ یعنی''جولوگ، جوکام کرتے ہیں ان میں نماز سب سے اچھا کام ہے۔تو جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے اس اچھے کام میں شریک ہوجاؤ اور جب بُرا کام کریں تو تم ان کے اس برے کام میں ساتھ نہ دو''

جواب : .. .. (۱)

کا ذکر فرمادیا اور ان لوگوں کی مجبوری خود ظاہر ہے کہ بلوائیوں کے سردار نے امام برحق کو نظر بند کرلیا اور خود امامت کرتا تھا۔

ا۔ہمارے پاس موجود نسخوں میں یہاں اسی طرح ہے۔

سوال نمبر۱۳۴: یہ کوئی شخص، کسی طور سے امام بن جائے اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں، اور یہ امر کہ کسی کو اپنے اختیار سے امام بنائیں، ان دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کہ دونوں امر، مکروہ ہیں یا دونوں غیر مکروہ یا ان میں سے ایک مکروہ ہے اور دوسرا غیر مکروہ، اور کون مکروہ ہے اور کون غیر مکروہ؟

جواب: فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے اور اسے امام بنانا، دوسرا گناہ ہے، اور کسی طرح امام ہوگیا ہوتو بلا مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے۔

سوال نمبر۱۳۵: کتاب ''تفسیر احمدی'' کو آپ مانتے ہیں یانہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یانہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق، نمبر۲۵۔

سوال نمبر۱۳۶: ''تفسیر احمدی'' میں جو اہلسنّت والجماعت ہونے کے لئے دس ۱۰/ باتیں ضروری لکھی ہیں ان میں ذیل کی دو باتیں یہ بھی ہیں یانہیں؟ الصّلوۃ علی الجنازتین الصلاۃ خلف الامامین یعنی صالح وفاسق، دونوں کے جنازے کی نماز پڑھنی اور صالح وفاسق دونوں کے پیچھے نماز پڑھنی۔

جواب: یہ میری یاد میں ایک بے سند حکایت ہے[1] اور اس سے مراد وہی رافضیوں، خارجیوں کا رد ہے جیسے کہ میں نے بیان کیا۔

......☆☆☆☆☆......

۱۔ التفسیرات الأحمدیہ، پ۸، الأنعام:۱۵۳، ص۴۰۸، مکتبہ اکرمیہ، محلّہ جنگی عقب قصّہ خوانی بازار، پشاور

و اللّٰہ أعلم بالصواب و رسولہ علیہ السلام

تمت بالخیر

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنّف/ مؤلّف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلامِ باری تعالٰی	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
2	کنزالایمان في ترجمۃ القرآن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
3	خزائن العرفان في تفسیر القرآن	مفسِّر شہیر صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ	پاک کمپنی ،اردو بازار لاہور
4	التفسیرات الأحمدیۃ	أحمد بن أبو سعید المعروف "مُلّا جیون"	مکتبۃ اکرمیۃ،پشاور
5	التفسیر الکبیر	علامہ فخرالدین الرازي رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	داراحیاء التراث العربي،بیروت
6	تفسیر البغوي	الإمام أبو الحسین بن مسعود الفرّاء البغوي الشافعي	دارالکتب العلمیۃ،بیروت
7	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ
8	الاتقان في علوم القرآن	علامہ جلال الدین السیوطي رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	سہیل اکیڈمی ،لاھور
9	تفسیر جلالین	علّامہ جلال الدین السیوطي رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
10	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبہ اسلامیہ،اردو بازار لاھور
11	صحیح البخاري	الإمام أبو عبد اللّٰہ محمد بن إسماعیل البخاري رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیۃ،بیروت
12	الصحیح لمسلم	الإمام أبو الحسین مسلم بن حجاج القشیري رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	دار ابن حزم،بیروت
13	سنن الترمذي	الإمام أبو عیسٰی محمد بن عیسٰی الترمذي رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	دارالفکر،بیروت
14	سنن أبي داؤد	الإمام أبو داؤد سلیمان بن أشعث رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	دار إحیاء التراث العربي،بیروت
15	سنن ابن ماجۃ	الإمام أبو عبداللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجۃ	دارالمرفۃ،بیروت،لبنان
16	سنن نسائی	الإمام أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائي	دارالجیل،بیروت
17	المؤطا لِلإمام مالک	الإمام مالک بن أنس أصبحي رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	نور محمد کتب خانہ،کراچی

نمبرشمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه
18	المسند لِلإمام أحمد	أحمد بن حنبل رحمةاللّٰه تعالٰی علیه	دارالفکر،بیروت
19	شرح معاني الأثار	الإمام أبو جعفر أحمد بن محمد الطحطاوي رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	دارالکتب العلمیة،بیروت
20	مشکٰوة المصابیح	محمد بن عبد اللّٰه الخطیب رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	قدیمی کتب خانه کراچی
21	سنن دار قطني	الإمام علي بن عمر دار قطني	نشرالسنة،ملتان
22	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن أبي بکر الهیثمی	دارالفکر،بیروت
23	التحقیق في أحادیث الخلاف	علامه أبو الفرج عبدالرحمٰن بن علي الجوزي	دارالکتب العلمیة،بیروت
24	کشف الخفاء	علامه اسمٰعیل بن محمد عجلونی جراحی	دارالکتب العلمیة،بیروت
25	مرقاة شرح المشکاة	علامه ملا علي القاري رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	دارالفکر،بیروت
26	أشعة اللمعات	عبدالحق محدث الدہلوي رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	کتب خانه مجدیه،ملتان
27	العلل المتناهیة	علامه أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علي الجوزي	مکتبۂ أثریة،فیصل آباد
28	کتاب الضعفاء	علامه أبو جعفر محمد بن عمرو العقیلی	دارالکتب العلمیة،بیروت
29	فتاوٰی رضویه	إمامِ اہلسنّت احمد رضا خان علیه رحمة الرحمٰن	رضا فاؤنڈیشن،لاهور
30	بہارشریعت	صدرالشریعة امجد علی اعظمی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	مکتبۂ رضویه ، کراچی
31	الأشباه و النظائر	علامه زین الدین ابن نجیم رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	دارالکتب العلمیة،بیروت
32	الدر المختار	علامه علاء الدین محمد بن علي بن محمد الحصکفی	دارالمعرفة ،بیروت
33	رد المحتار	علامه سید محمد أمین ابن عابدین الشامي	دارالمعرفة ،بیروت
34	تقریرات الرافعي علی حاشیة ردالمحتار	شیخ عبد القادر الرفعي رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	دارالمعرفة ،بیروت
35	الهدایة	علامه أبو الحسن علي بن أبي بکر المرغیناني	دارإحیاء التراث

نمبرشمار	کتاب	مصنف/ مؤلف	مطبوعه
36	حاشية الطحطاوی	علامه أحمد بن محمد الطحطاوي رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	المکتبة العربية، کوئٹه
37	فتح القدير	علامه کمال الدين ابن همام رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	مکتبۂ رشیدیه،سرکی روڈ، کوئٹه
38	غمز العيون للحموي	سيد أحمد بن محمد حموی الحنفی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	إدارة القراٰن، کراچی
39	الفتاوىٰ العالمکیرية	جمعیت علماء اور نگزیب عالمگیر	مکتبۂ رشیدیة،سرکی روڈ، کوئٹه
40	غنية المستملي المشتهر بحلي كبير	محمد إبراهيم بن محمد الحلبي	سہیل اکیڈمی ،لاهور
41	الطحطاوي على مراقي الفلاح	علامه أحمد بن الطحطاوي رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	قدیمی کتب خانه، کراچی
42	حجة اللّٰه البالغه	شاه ولی اللّٰه محدث الدہلوی	نور محمد کتب خانه، کراچی
43	فتاوی بزازیه	علامه محمد شهاب الدين بن بزاز الکردری	مکتبۂ رشیدیه،سرکی روڈ کوئٹه
44	فتاوی الحرمین برجف ندوة المین	امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان علیه رحمة الرحمٰن	رضا اکیڈمی ،بمبئی
45	تلخيص أصول الشاشي	مولانا محمد صدّیق ہزاروي دامت برکاتہم العاليه	مکتبه اسلامیه سعیدیه،مانسہره
46	رسائل ضیائیه حصه اول	ڈاکٹر مفتی محمد أبو بکر صدیق عطاری مدظله العالی	صدیقی پبلشرز، کراچی
47	التوضيح والتلويح	علامه سعد الدين مسعود بن عمر تفتازانی	میر محمد کتب خانه، کراچی
48	كشف الأسرار عن أصول البزدوي	إمام عبدالعزيز البخاري رحمة اللّٰه تعالٰی علیه	دارالکتب العلمية، بيروت
49	شرح عقائد النسفي	علامه سعد الدين مسعود بن عمر تفتازاني	نور محمد کتب خانه، کراچی
50	شرح المواقف	میر سید شریف علی بن محمد الجرجاني	دارالکتب العلمية، بيروت
51	الفضل الموهبی	امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمدرضاخان علیه رحمة الرحمٰن	صدیقی پبلشرز، کراچی
52	اعتقاد الأحباب في الجميل	أعلیٰحضرت احمد رضا خان علیه رحمة الرحمٰن	فرید بك سٹال، لاهور
53	عقائدِ حقّه اہلسنت	أعلیٰحضرت احمد رضا خان علیه رحمة الرحمٰن	رضا اکیڈمی بمبئی

نمبرشمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه
54	جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ	ضیآء القراٰن،لاهور
55	شفاء شریف	قاضی عیاض بن موسیٰ المالکي رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	عبدالتّواب اکیڈمي،لاهور
56	الحدیقة الندیة	علامہ عبد الغني نابلسي رحمۃ اللّٰہ علیہ	دارالطباعۃ ، عامرہ ، مصر
57	إحیاء علوم الدین	حجۃ الإسلام حضرت امام غزالي علیہ رحمۃ الوالي	دارِصادر،بیروت
58	تاریخِ نجدوحجاز	مفتی عبد القیّوم قادری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ضیاء القراٰن پبلیشرز،لاهور
59	برطانوی مظالم کی کہانی	عبد الحکیم خان اخترشاہجہانپوری علیہ الرحمۃ	جنرل پرنٹرز،لاهور
60	إیضاح الحق	اسماعیل دہلوی	
61	تقویۃ الایمان	اسماعیل دہلوی	شمع بك ایجنسی لاهور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: 923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net